عربی ترکیب کو سیکھنے کیلئے نحو کے انتہائی مفید اور اہم قواعد اور مشقوں کا مجموعہ
ترکیبی قواعد
مع صرفی قوانین
تالیف
محمد فہیم مصطفائی
نعمان پبلیکیشنز گوجرانوالہ

بسم الله الرحمن الرحيم

نام رسالہ .... ترکیبی قواعد مع صرفی قوانین

مؤلف .... محمد فہیم قادری مصطفائی

موبائل نمبر 0300-4406838

تاریخ اشاعت .... اکتوبر 2011ء

ناشر .... مكتبة النعمان گوجرانوالہ

صفحات 72

تعداد 1200

ہدیہ .... روپے

﴿ملنے کے پتے﴾

مکتبہ رضائے مصطفیٰ دارالسلام چوک گوجرانوالہ، مکتبہ ضیاء العلوم راولپنڈی، مکتبہ جمال کرم لاہور
مکتبہ اہلسنت اندرون لوہاری گیٹ لاہور، مکتبہ جمال کرم دربار مارکیٹ لاہور، رضا ورائٹی ہاؤس لاہور
مکتبہ قادریہ میلاد مصطفیٰ چوک گوجرانوالہ، مکتبہ غوثیہ گوجرانوالہ، مکتبہ اعلیٰ حضرت داتا دربار مارکیٹ لاہور
کرمانوالہ بک شاپ لاہور، مکتبہ مہریہ ڈسکہ، مکتبہ فیضان اولیاء کاموکی، مسلم کتابوی دربار مارکیٹ لاہور
مکتبہ جلالیہ وصراط مستقیم فوارہ چوک گجرات، مکتبۃ المصطفیٰ سیالکوٹ، عطاری ڈی ڈسکہ، مکتبہ قادریہ لاہور
مکتبۃ المصطفیٰ اندرون لوہیانوالہ گوجرانوالہ، مکتبہ دارالعلوم دربار مارکیٹ لاہور، المدینہ دارالاشاعت لاہور
مکتبہ برکات المدینہ کراچی، مکتبۃ المجاہد سرگودھا، مکتبہ سلطانیہ فیصل آباد

☆ فہرست ☆

وقار حبیب

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	جار مجرور کے 8 قواعد	5		نائب فاعل کی مشق	32
	ظرف لغو کن کن مقامات پر آتا ہے؟	6		فعل اور فاعل محذوف کی مشق	32
	ظرف مستقر کن کن مقامات پر آتا ہے؟	6		مفعول بہ کی مشق	33
	جار مجرور کی مشق	7		نواصب مضارع کی مشق	33
2	مرکب اضافی کے 14 قواعد	7		جوازم مضارع کی مشق	34
	5 فوائد نافعہ	9	12	مفعول مطلق کے 3 قواعد	34
	مرکب اضافی کی مشق	10		مفعول مطلق کی مشق	35
3	مرکب توصیفی 13 کے قواعد	11	13	مفعول فیہ کے 5 قواعد	35
	مرکب توصیفی کی مشق	12		مفعول فیہ کی مشق	36
4	مبدل منہ، بدل کے 5 قواعد	13	14	مفعول معہ 4 کے قواعد	37
	مبدل منہ، بدل کی مشق	14		مذکورہ منصوبات پہچاننے کا طریقہ	37
5	مضمرات کے 8 قواعد	14	15	اسم فاعل کے قواعد	39
	7 فوائد نافعہ	15	16	صفت مشبہ کے قواعد	40
6	معطوف علیہ، معطوف کے 8 قواعد	17	17	اسمائے اشارات کے 4 قواعد	41
7	ذوالحال، حال کے 13 قواعد	18	18	اسم موصول کے 4 قواعد	42
	ذوالحال، حال کی مشق	20		الذی اور التی کی چار حالتیں	32
8	مبتدا، خبر کے 20 قواعد	21	19	منادی کے 6 قواعد	43
	جملہ اسمیہ کی 4 اقسام	24		منادی کی مشق	44
	مبتدا خبر کی مشق	24		تمیز کے 8 قواعد	44
9	جملہ شرطیہ کے 11 قواعد	25		تمیز کی مشق	46
	ان کی 5 قسمیں	27	20	افعال ناقصہ کے 6 قواعد	47
10	جملہ فعلیہ کے 4 قواعد	28		افعال ناقصہ کی مشق	47
	جملہ فعلیہ کی مشق	29	21	قسم کے 3 قواعد	48
	جملہ فعلیہ کی 6 اقسام	28		جواب قسم کیلئے ضروری باتیں	49
11	فاعل، مفعول بہ کی پہچان کے قواعد	30	22	افعال مدح وذم کے 5 قواعد	50
	فاعل کی مشق	32		افعال مدح وذم کی مشق	52

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
23	مستثنیٰ کے 3 قواعد	51
24	مصدر کے قواعد	52
25	اسمائے استفہام کے 7 قواعد	53
	حروف مشبہ بالفعل کی مشق	55
	لائے نفی جنس کی مشق	55
26	**صحیح کے قوانین**	56
	قانون نمبر 1	56
	قانون نمبر 2	56
	قانون نمبر 3	56
	قانون نمبر 4	56
	قانون نمبر 5	57
	قانون نمبر 6	58
	قانون نمبر 7	59
	قانون نمبر 8	60
27	**مہموز کے قوانین**	61
	قانون نمبر 1	61
	قانون نمبر 2	61
	قانون نمبر 3	61
	قانون نمبر 4	62
	قانون نمبر 5	62
	قانون نمبر 6	63
	قانون نمبر 7	63
28	**معتل کے قوانین**	63
	قانون نمبر 1	63
	قانون نمبر 2	64
	قانون نمبر 3	64
	قانون نمبر 4	64
	قانون نمبر 5	64
29	**اجوف کے قوانین**	65
	قانون نمبر 1	65
	قانون نمبر 2	65
	قانون نمبر 3	66
	قانون نمبر 4	66
	قانون نمبر 5	66
	قانون نمبر 6	67
	قانون نمبر 7	67
	قانون نمبر 8	67
	قانون نمبر 9	67
	قانون نمبر 10	67
	قانون نمبر 11	68
30	**ناقص کے قوانین**	68
	قانون نمبر 1	69
	قانون نمبر 2	69
	قانون نمبر 3	69
	قانون نمبر 4	69
	قانون نمبر 5	69
	قانون نمبر 6	70
	قانون نمبر 7	70
	قانون نمبر 8	70
	قانون نمبر 9	70
	قانون نمبر 10	71
	قانون نمبر 11	71
31	**مضاعف کے قوانین**	71
	قانون نمبر 1	71
	قانون نمبر 2	72

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جار مجرور کے قواعد 0312-5008083

{جار مجرور کی تعریف}: "اِس سے مراد وہ حروف ہیں جو اَسماء کے اٰخر کو جر یعنی زِیر دیتے ہیں اور یہ کل سترہ ہیں، جو اِس شعر میں مذکور ہیں"۔

[بَاؤ، تَاؤ، کَاف وَلَامُ، وَاوُ، مُنْذُو مُذْ، خَلَا..... رُبَّ، حَاشَا، مِنْ، عَدَا، فِیْ، عَنْ، عَلٰی، حَتّٰی، اِلٰی]

﴿۱﴾: جار مجرور مل کر تنہا کچھ نہیں بنتے بلکہ یہ ہمیشہ کسی کے مُتَعَلِّقْ ہوتے ہیں۔

﴿۲﴾: جار مجرور جس کے مُتَعَلِّقْ ہوں اُسے مُتَعَلَّقْ کہتے ہیں۔

﴿۳﴾: جار مجرور اَکثر چھ چیزوں کے مُتَعَلِّقْ ہوتے ہیں۔

[1]: فعل [2]: اسم فاعل [3]: اِسمِ مفعول [4]: اِسم تفضیل

[5]: صفتِ مشبّہ [6]: مصدر۔

﴿۴﴾: جار مجرور کو ظرف بھی کہتے ہیں اور ظرف کی دو قسمیں ہیں.

[1]: ظرف لغو [2]: ظرف مستقر۔

[1]: وہ جار مجرور جس کا مُتَعَلَّقْ عبارت میں موجود ہو۔ چاہے وہ جار مجرور سے پہلے ہو یا بعد میں ہو۔ جیسے :

[خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ]....اور....[اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ]

پہلی مثال میں [عَلٰی قُلُوْبِهِمْ] ....[خَتَمَ] کے اور دوسری مثال میں [عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ]...[قَدِیْرٌ] کے مُتَعَلَّقْ ہے۔

[2]: وہ جار مجرور جس کا مُتَعَلَّقْ عبارت میں موجود نہ ہو۔ جیسے: [زَیْدٌ فِی الدَّارِ]

اِس مثال میں [فِی الدَّارِ] کا مُتَعَلَّقُ [ثَابِتٌ] وغیرہ محذوف ہوگا۔

سوال: ظرفِ لغو کن کن مقامات میں ہوتا ہے؟

جواب : اگر فعل، اِسمِ فاعل، اِسمِ مفعول، اِسمِ تفضیل، صفتِ مشبہ اور مصدر کے بعد متصل جار مجرور آجائیں تو وہ اُسی فعل، اِسم فاعل اور اِسم تفضیل وغیرہ کے متعلق ہوں گے، جیسے:

[خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ ... اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً... اَلَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ]

پس اِن سب مثالوں میں ظرف لغو ہوگا کیونکہ اِن کا متعلق عبارت میں موجود ہے۔

سوال: ظرف مستقر کن کن مقامات میں ہوتا ہے؟

جواب: ظرف مستقر چار مقام میں ہوتا ہے: خبر ، صلہ ، صفت ، حال

یعنی اگر مبتداء کے بعد جار مجرور ہوں تو خبر کے مقام میں ظرف مستقر ہوگا۔

جیسے: [زَیْدٌ فِی الدَّارِ]

اگر اِسم موصول کے بعد جار مجرور ہوں تو صلہ کے مقام میں ظرف مستقر ہوگا۔

جیسے: [وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ]

اگر موصوف کے بعد جار مجرور ہوں تو صفت کے مقام میں ظرف مستقر ہوگا۔

جیسے: [عَلٰی مَعْنًی فِیْ نَفْسِهَا]

اگر ذوالحال کے بعد جار مجرور ہوں تو حال کے مقام میں ظرف مستقر ہوگا۔

جیسے: [فَا للَّفْظِیَّةُ مِنْهَا]

﴿۵﴾: اگر جار مجرور کا مُتَعَلَّقُ عبارت میں موجود نہ ہو تو عموماً بکثرت اِستعمال ہونے والے اَفعال کو مقدر مانا جائے گا، ایسے اَفعال کو اَفعالِ عامہ کہتے ہیں جو یہ ہیں۔

[حُصُوْلٌ، وُجُوْدٌ، ثُبُوْتٌ، کَوْنٌ، نُزُوْلٌ] وغیرہ۔

﴿۶﴾: اگر عبارت کے شروع میں اِسم معرفہ اور اُس کے بعد جار مجرور ہو تو اِسم معرفہ کو مبتداء اور جار مجرور کو کسی کے متعلق کر کے خبر بنائیں گے۔

جیسے: [زَیۡدٌ فِیۡ الدَّارِ]... اِس مثال میں [فِي الدَّارِ]...[ثَابِتٌ] کے متعلق ہوکر [زید] مبتداء کی خبر بن رہا ہے۔

[تدریب (مشق)]

مندرجہ مثالوں کا ترجمہ کریں اور ان میں جار مجرور کے قواعد کا اجراء کریں.

زَیۡدٌ فِیۡ الدَّارِ ، خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوۡبِهِمۡ ، اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡر ، اِنِّیۡ جَاعِلٌ فِی الۡاَرۡضِ خَلِیۡفَةً ، اَلَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ الۡاَرۡضَ .

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مرکب اِضافی کے قواعد

{مرکب اضافی کی تعریف}: ''مرکبِ اِضافی وہ ہے جس میں ایک چیز کو دوسری چیز کی طرف اِس طرح منسوب کیا گیا ہو کہ سننے والے کو کوئی خبر یا طلب نہ ملے، جسے منسوب کیا جائے اُسے مضاف اور جس کی طرف منسوب کیا جائے اُسے مضاف الیہ کہتے ہیں''۔

{۱}: مندرجہ ذیل اَلفاظ ہمیشہ مضاف ہوں گے، یہ عام ہے کہ اِن کا مضاف الیہ عبارت میں موجود ہو یا محذوف ہو۔

[کُلُّ ،بَعۡدُ ،قَبۡلُ ،عِنۡدَ ،ذُوۡ ،اُوۡلُوۡ ،غَیۡرَ ،نَحۡوُ ،مِثۡلُ ،دُوۡنَ ،تَحۡتَ ،فَوۡقَ]

[خَلۡفَ ،قُدَّامَ ،حَیۡثُ ،اَمَامَ ،مَعَ ،بَیۡنَ ،اَیُّ ،سَائِرُ ،وَسۡطُ ،یَوۡمَ]

{۲}: [نَحۡوُ ،مِثۡلُ... اور... غَیۡرُ] معرفہ کی طرف مضاف ہونے کے

باوجود نکرہ رہتے ہیں۔

﴿۳﴾: تین سے دس تک اَعداد، سو [مِائَةٌ] اور ہزار [اَلْفٌ] چاہے یہ تثنیہ ہوں یا جمع، ہمیشہ اپنے مابعد کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔

﴿۴﴾: دو اَسماء کلام میں ہوں اُن میں سے پہلے پر اَلف لام نہ ہو جبکہ دوسرے پر اَلف لام ہو تو یہ عام طور پر مضاف ومضاف الیہ بنتے ہیں بشرطیکہ پہلا اِسم کسی کا اِسم نہ ہو، اِسم اِشارہ اور ضمیر بھی نہ ہو۔ جیسے:

[رَبُّ الْعَالَمِيْنَ، كِتَابُ زَيْدٍ، رِيَاضُ الصَّالِحِيْنَ، كِتَابُ الطَّهَارَةِ]

﴿۵﴾: تین اَسماء ایک کلام میں آجائیں اُن میں سے پہلے دو پر اَلف لام نہ ہو جبکہ تیسری جگہ اَلف لام ہو تو یہ آپس میں مضاف مضاف الیہ ہوں گے۔ جیسے:

[بَابُ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ، مَظْهَرُ كَلِمَاتِ اللّٰهِ]

﴿۶﴾: تین اَسماء ایک کلام میں آجائیں اُن میں سے پہلے دو پر اَلف لام نہ ہو جبکہ تیسری جگہ ضمیر آجائے تو وہ بھی آپس میں مضاف مضاف الیہ ہوں گے۔ جیسے:

[غَسْلُ وَجْهِهٖ، بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ، رُبُعُ رَاْسِهٖ]

﴿۷﴾: اِسی طرح ایک کلام میں چار اَسماء آجائیں اُن میں پہلے تین پر اَلف لام نہ ہو جبکہ چوتھے کلمے پر الف لام ہو یا چوتھا کلمہ ضمیر ہو یا پانچ اَسماء ایک کلام میں آجائیں اُن میں سے پہلے چار پر اَلف لام نہ ہو جبکہ پانچویں پر اَلف لام آجائے یا پانچویں جگہ ضمیر ہو تو یہ آپس میں مضاف مضاف الیہ ہوں گے۔

[مَعْرِفَةُ مِقْدَارِ رَاْسِ الْمَالِ، بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ، بَابُ مُتَابَعَةِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ، جَمِيْعُ مُدَّةِ اِنْقِطَاعِ رُؤْيَتِيْ]

﴿۸﴾: دنیاءِ عرب میں کوئی بھی اِسم ہو اور اُس کے بعد ضمیر آجائے تو یہاں ضمیر ہمیشہ مضاف الیہ ہوگی۔ جیسے: [رَبُّهٗ، اَبُوْكَ، عَلٰى قُلُوْبِهِمْ، بَيْتُكُمْ، غُلَامِيْ]

﴿۹﴾: اسماءِ اِشارہ اور اَسمائے موصولہ سے پہلے بغیر اَلف لام کے کوئی ایک اِسم ا

دو اِسم آ جائیں تو یہ بھی عام طور پر مضاف ومضاف الیہ ہوں گے بشرطیکہ پہلا اِسم نکرہ ہو۔ جیسے:

[اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ ۔۔۔۔ بِاَسْمَاءِ ھٰؤُلَاءِ ۔۔۔ تَزْیِیْنُ دِیْبَاجَۃِ ھٰذَا الْکِتَاب سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ ۔۔۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۔۔۔ مَثَلُ اَیَّامِ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِکُمْ]

﴿۱۰﴾: کسی بھی عَلَم سے پہلے اَلف لام کے بغیر کوئی اِسم آ جائے تو یہ بھی آپس میں مضاف مضاف الیہ ہوں گے۔ جیسے: [کِتَابُ اللّٰہِ ، غُلَامُ زَیْدٍ ، آلُ فِرْعَوْنَ]

﴿۱۱﴾: کسور اکثر مضاف ہوتی ہیں بشرطیکہ اَلف لام کے بغیر ہوں، کل کسریں نو ہیں۔

[نِصْفُ ، ثُلُثُ ، رُبُعُ ، خُمُسُ ، سُدُسُ ، سُبُعُ ، ثُمُنُ ، تُسُعُ ، عُشُرُ]

مثالیں: [نِصْفُ النَّھَارِ ، ثُلُثُ اللَّیْلِ ، رُبُعُ رَأْسِہٖ]

﴿۱۲﴾: اگر [اِبْنٌ ۔۔ یا ۔۔ اِبْنَۃٌ ۔۔ یا ۔۔ بِنْتٌ] دو اَعلام کے درمیان آ جائیں تو یہ ماقبل کیلئے صفت اور مابعد کیلئے مضاف ہوں گے۔ جیسے:

[مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ ، فَاطِمَۃُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ]

﴿۱۳﴾: [مَا] اور [مَنْ] موصول سے پہلے کوئی اِسم اَلف لام کے بغیر آ جائے تو یہ بھی آپس میں مضاف مضاف اِلیہ ہوں گے۔ جیسے:

[جَزَاءُ مَنْ یَّفْعَلُ ذٰلِکَ ، کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ]

﴿۱۴﴾: لفظ [کُلُّ] اور [اَعْدَا دُ] سے پہلے کوئی اِسم بغیر اَلف لام کے آ جائے تو وہ بھی مضاف مضاف اِلیہ ہوں گے۔ جیسے:

[صَدَقَۃُ کُلِّ قَوْمٍ ، ظِلُّ کُلِّ شَیْءٍ ، تَرَبُّصُ اَرْبَعَۃِ اَشْھُرٍ ، فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا]

﴿ فوائدِ نافعہ ﴾

فائدہ نمبر﴿۱﴾: اُردو میں ترجمہ مضاف اِلیہ سے شروع کریں گے۔ جیسے: [غُلَامُ زَیْدٍ] "زید کا غلام"۔

فائدہ نمبر﴿۲﴾: مضاف مضاف اِلیہ کے ترجمے میں عموماً کا، کی، کے آتا ہے، البتہ مندرجہ ذیل اَلفاظ (تیرا، تیری، تیرے، میرا، میری میرے ہمارا، ہماری، ہمارے) بھی مضاف مضاف الیہ کے ترجمے میں اِستعمال ہوتے ہیں۔

فائدہ نمبر﴿۳﴾: اگر عبارت میں متعدّد مضاف مضاف اِلیہ آجائیں تو ترجمہ عموماً آخری مضاف اِلیہ سے شروع کریں گے۔ جیسے:

[خَزَائِنُ رَحْمَةِ رَبِّیْ] "میرے رب کی رحمت کے خزانے"۔

فائدہ نمبر﴿۴﴾: مندرجہ ذیل اَلفاظ [ذُوْ، اُوْلُوْ، سَائِرُ، اَصْحَابُ] کے ترجمے میں کا، کی، کے وغیرہ اَلفاظ نہیں آئیں گے۔ جیسے:

[ذُوْ مَالٍ] "مال والا"۔ [اَصْحَابُ الْجَنَّةِ] "جنت والے"۔

فائدہ نمبر﴿۵﴾: لفظ کل، تین سے لے کر دس تک اَعداد جب اَپنی تمیز کی طرف مضاف ہوں تو اِن کا ترجمہ مضاف سے شروع ہوگا۔ جیسے:

[كُلُّ نَفْسٍ] "ہر جان"۔ [ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ] "تین دن"۔

[تدریب]

مندرجہ مثالوں کا ترجمہ کریں اور ان میں مرکب اضافی کے قواعد کا اِجراء کریں۔

قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ . جَآءَ اَخُوْكَ . اَغْرَقْنَا اٰلَ فِرْعَوْنَ . حَسِرَتْ صُدُوْرُهُمْ . كَفَرُوْا بِاٰيَاتِ اللّٰهِ . تَاْكُلُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فِي الْيَوْمِ . تَعَلَّمْتُ كِتَابَةَ الرَّسَائِلِ فِي الْمَدْرَسَةِ . اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ . اَللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ . هٰذَا كِتَابُ زَيْدٍ . رِيَاضُ الصَّالِحِيْنَ كِتَابٌ جَيِّدٌ . هٰذَا كِتَابُ الطَّهَارَةِ . غَسْلُ وَجْهِهٖ فَرْضٌ . بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ . رُبُعُ رَأْسِهٖ لَيْسَ بِسَلِيْمٍ.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مرکب توصیفی کے قواعد

{ مرکب توصیفی کی تعریف }: ''مرکب توصیفی وہ ہے جس میں دوسرا جزء پہلے جزء کے مدلول میں پائے جانے والی کسی خوبی یا برائی پر دلالت کرے ، اِس میں پہلے جزء کو موصوف اور دوسرے جزء کو صفت کہتے ہیں''۔

﴿۱﴾: اگر دو اَلف لام والے .... یا...دو تنوین والے اَسماء اِکٹھے آجائیں تو یہ عموماً آپس میں موصوف صفت بنتے ہیں۔جیسے:

[جَآءَ الرَّجُلُ الْعَالِمُ.....اور.....رَأَيْتُ اِمْرَأَةً ضَعِيفَةً]

﴿۲﴾: اگر اِسمِ نکرہ کے بعد کوئی جملہ آجائے تو نکرہ کو موصوف اور جملہ کو اُس کی صفت بناتے ہیں۔جیسے: [اَلْكَلِمَةُ لَفْظٌ وُضِعَ لِمَعْنًى]

﴿۳﴾: ضمائر نہ موصوف ہوسکتی ہیں اور نہ صفت۔

﴿۴﴾: عَلَم عطفِ بیان اور بدل بن سکتا ہے مگر صفت نہیں بن سکتا۔

﴿۵﴾: صفت موصوف سے پہلے نہیں آسکتی۔

﴿۶﴾: اسمِ منسوب ہمیشہ کسی کی صفت بنتا ہے۔جیسے: [رَكِبَ زَيْدٌ الْبَغْدَادِيُّ]

﴿۷﴾: اگر اِسمِ موصول کے بعد جار مجرور آجائے اور اِن کے بعد کوئی اِسمِ نکرہ ہو تو اِسمِ موصول کو موصوف اور جار مجرور کو کسی کے متعلق کرکے اُس کی صفت بنائیں گے۔جیسے:

[اَلَّذِىْ فِي الدَّارِ صَالِحٌ]

﴿۸﴾: اگر کوئی اِسم ضمیر کی طرف مضاف ہو رہا ہو اور اُس کے بعد کوئی اَلف لام والا حرف یا اِسمِ موصول آجائے تو یہ بھی موصوف صفت ہوں گے۔جیسے:

[سُبْحٰنَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى، نِعَمَائِهِ الشَّامِلَةِ، اُمَّهَاتُكُمُ الَّتِىْ اَرْضَعْنَكُمْ]

﴿۹﴾: اگر درمیانِ کلام میں اسمِ اِشارہ کے بعد کوئی اَلف لام والا اِسم آجائے تو یہ بھی عموماً موصوف صفت بنتے ہیں۔ جیسے:

[اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ]

﴿۱۰﴾: اِسمِ موصول سے پہلے اَلف لام والا کوئی حرف آجائے تو یہ بھی موصوف صفت بنیں گے۔ جیسے: [هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ]

﴿۱۱﴾: اگر کسی اِسمِ نکرہ کے بعد جار مجرور آجائیں تو یہ بھی عموماً موصوف صفت بنتے ہیں۔ جیسے: [عَلٰى مَعْنًى فِيْ نَفْسِهَا]

﴿۱۲﴾: اگر کسی اسمِ نکرہ کے بعد [غَيْرَ، مِثْلُ، سِوٰى، شِبْهُ، نَظِيْرُ] وغیرہ میں سے کوئی لفظ آجائے تو یہ آپس میں موصوف صفت ہوں گے۔ جیسے: [سَقَطَ رَجُلٌ غَيْرُ زَيْد اَوْ... مِثْلُ زَيْدٍ... اَوْ... سِوٰى زَيْدٍ... اَوْ... شِبْهُ زَيْدٍ... اَوْ... نَظِيْرُ زَيْدٍ]

﴿۱۳﴾: اگر [اِبْنٌ... یا... اِبْنَةٌ] اَعلام کے درمیان آجائیں تو اِنہیں ماقبل کیلئے صفت یا بدل اور مابعد کیلئے مضاف بنائیں گے۔ جیسے:

[جَاءَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ]

[تدریب]

مندرجہ مثالوں کا ترجمہ کریں اوران میں مرکب توصیفی کے قواعد کا اِجراء کریں.

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ .جَآءَ نِيْ رَجُلٌ عَالِمٌ .رَأَيْتُ اِمْرَأَةً ضَعِيْفَةً. جَاءَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ .سَقَطَ رَجُلٌ غَيْرُ زَيْد. اَلَّذِيْ فِي الدَّارِ صَالِح. رَكِبَ زَيْدٌ الْبَغْدَادِيٌّ .اَلْكَلِمَةُ لَفْظٌ وُضِعَ لِمَعْنًى .

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مبدل منہ اور بدل کے قواعد

{ بدل کی تعریف }: ''بدل وہ تابع ہے کہ جس چیز کی نسبت اِس کے متبوع کی طرف کی گئی ہو اُس نسبت سے دراصل یہ خود مقصود ہوتا ہے، اِس کے متبوع کو مبدل منہ کہتے ہیں''۔

﴿۱﴾: مبدل منہ اور بدل میں تعریف و تنکیر میں مطابقت ضروری نہیں، چنانچہ یہ ہو سکتا ہے کہ مبدل منہ معرفہ ہو اور بدل نکرہ ہو یا اِس کے برعکس۔ جیسے:

[اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ صِرَاطِ اللّٰہِ] اِس مثال میں [صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ] مبدل منہ نکرہ ہے اور [صِرَاطِ اللّٰہِ] بدل معرفہ ہے۔

﴿۲﴾: مبدل منہ اور بدل دونوں اِسم ظاہر بھی ہو سکتے ہیں یا اِن میں سے ایک اِسم ضمیر اور دوسرا اِسم ظاہر ہو سکتا ہے۔ جیسے:

[جَاءَ زَیْدٌ اَخُوْکَ... جَاءَ نِیْ زَیْدٌ اَنْتَ... اَکْرَمْتُہٗ خَالِدًا]

﴿۳﴾: ضمیر نہ تو دوسری ضمیر سے بدل ہو سکتی ہے اور نہ اِسم ظاہر سے۔

﴿۴﴾: لقب کے بعد نام ذکر ہو تو وہ عام طور پر مبدل منہ بدل بنتے ہیں۔ جیسے:

[قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ الْاَجَلُّ الزَّاھِدُ اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ]

﴿۵﴾: پہلے ایک بات مجمل بیان ہو پھر اُس کے بعد تفصیل ہو۔ جیسے:

[مِاۃُ عَامِلٍ لَفْظِیَّۃٍ وَمَعْنَوِیَّۃٍ]

تو اِس مقام پر تین طرح سے ترکیب کی جا سکتی ہے۔

(۱): مجمل کو مبدل منہ اور تفصیل کو بدل بنائیں۔ (۲): تفصیل میں سے ہر فرد کو مبتداء محذوف کی خبر بنائیں۔ (۳): تفصیل کو [اَعْنِیْ] فعل مقدر کا مفعول بہ بنائیں۔

[تدریب]

مندرجہ مثالوں کا ترجمہ کریں اوران میں مبدل منہ، بدل کے قواعد کا اجراء کریں.

جَاءَ زَیْدٌ اَخُوکَ... جَاءَ نِيْ زَیْدٌ اَنْتَ... اَکْرَمْتُهٗ خَالِدًا ... قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ الْاَجَلُّ الزَّاهِدُ اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَد.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مُضْمَرَات کے قواعد

{اسمِ ضمیر کی تعریف}: "اِسمِ ضمیر وہ اِسم ہے جو کسی حاضر، متکلم یا ایسے غائب پر دلالت کرنے کیلئے وضع کیا گیا ہو کہ جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہو، ضمیر کی جمع ضمائر ہے اور کل ضمائر ستر ہیں"۔

﴿۱﴾: اَسماء کے بعد ضمائر ہمیشہ مضاف اِلیہ واقع ہوتی ہیں۔جیسے:

[رَبُّهٗ، غُلَامُهُمَا، اِبْنُکَ، اَبِیْ]

﴿۲﴾: اگر کسی فعل کا فاعل اِسمِ ظاہر... یا... ضمیر بارز نہ ہو تو واحد وتثنیہ وجمع کی مطابقت کا خیال رکھتے ہوئے فعل میں موجود ضمیر مرفوع متصل مستتر کو فاعل بنائیں گے۔جیسے:

[اِضْرِبْ ... میں ... اَنْتَ]

﴿۳﴾: جو ضمیر مبتداء اور خبر کے درمیان واقع ہو اُسے ضمیر فصل کہتے ہیں۔جیسے:

[اُوْلٰئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ]

☆: ضمیر فصل کی دو ترکیبیں ہیں۔(۱): ضمیر کو ضمیر فصل کہہ کر چھوڑ دیں اور اُس کے

ماقبل کومبتداءاور مابعد کوخبر بنادیں۔

(۲): پہلے اِسم کومبتداءِاوّل اور ضمیر فصل کومبتداءِ ثانی بنائیں اور اِس کے مابعد کوخبر ....پھر مبتداءثانی کواُس کی خبر سے ملا کر جملہ اسمیہ خبریہ بنا کر مبتداءِاوّل کی خبر بنادیں۔

﴿۴﴾: اَصل یہی ہے کہ غائب کی ضمیر اپنے ماقبل مذکور کسی نہ کسی شی کی طرف دلالت کرتی ہے۔چنانچہ ضمیر کو [رَاجِعُ] اوراُس شی ءکو[مَرْجِعُ](لوٹنے کا مقام) کہاجاتا ہے۔

﴿۵﴾: ضمائر نہ کبھی صفت واقع ہوتی ہیں اور نہ موصوف۔

﴿۶﴾: حاضراور متکلم کی ضمائر ماقبل کی طرف راجع نہیں ہوتیں۔

﴿۷﴾: اِسمِ فاعل، اِسمِ مفعول، صفت مشبہ اور صیغہ مبالغہ میں ضمیر مرفوع متصل جائز الاستتار ہوگی اور وہ کل چھ ضمیریں ہیں۔ [هُوَ ،هُمَا،هُمْ،هِيَ ،هُمَا،هُنَّ]

﴿۸﴾: اگر اَسماءِ صفت (اسمِ فاعل ،اسمِ مفعول ،صفت مشبہ ،اسم تفضیل وغیرہ) سے پہلے حاضر یامتکلم کی ضمیر مرفوع منفصل آجائے تو اب اُن صیغوں میں بھی حاضراور متکلم کی ضمیر پوشیدہ مانیں گے۔جیسے: [اَنَا طَالِبٌ ....اَنْتَ کَرِيْمٌ]

پہلی مثال میں [طَالِبٌ]... میں... [اَنَا] . .اوردوسری مثال میں. .[کَرِيْمٌ] ... میں...[اَنْتَ]. . ضمیر پوشیدہ ہے۔

﴿ فوائد نافعہ ﴾

فائدہ نمبر﴿۱﴾: اگر فعل ماضی اور مضارع کا واحد مذکر غائب.... یا....واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہواور اِسمِ ظاہر فاعل نہ ہوتو اُن میں ہمیشہ ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل نکالیں گے۔

[ضَرَبَ...اور...يَضْرِبُ] میں [هُوَ] اور [ضَرَبَتْ. . .اور... تَضْرِبُ] میں [هِيَ]

فائدہ نمبر﴿۲﴾: فعل ماضی کے باقی بارہ صیغوں میں ضمیر مرفوع متصل بارز ہمیشہ فاعل ہوگی۔جیسے: [ضَرَبْتُ... میں...تُ]

فائدہ نمبر﴿۳﴾: اورفعلِ مضارع کے باقی صیغوں میں سے پانچ صیغوں یعنی

واحد متکلم، جمع متکلم، واحد مذکر حاضر، واحد مذکر و مؤنث غائب کے علاوہ میں ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل ہوگی۔ جیسے: [یَضۡرِبُوۡنَ... میں... وَاوۡ] اور [تَضۡرِبۡنَ... میں.... ن]

فائدہ نمبر﴿۴﴾: خلاصہ یہ نکلا کہ مضارع کے نو صیغوں میں ضمیریں کل چار لفظ ہیں یعنی [الف، واو، نون، یاء] لہٰذا یہی چار لفظ فعل مضارع کے علاوہ باقی گردانوں یعنی فعل جحد بلم، نفی تاکید بلن ناصبہ، امر اور نہی میں بھی جہاں آئیں گے تو وہاں یہی چار لفظ ضمیر مرفوع متصل بارز بنیں گے۔

فائدہ نمبر﴿۵﴾: فعل مضارع کے تین صیغوں یعنی [تَضۡرِبُ، اَضۡرِبُ.. اور... نَضۡرِبُ] میں ہمیشہ ضمیر مرفوع متصل مستتر یعنی پوشیدہ ہوگی۔ جیسے: [تَضۡرِبُ .. میں... اَنۡتَ] ،[اَضۡرِبُ ..میں... اَنَا] ،[نَضۡرِبُ ...میں... نَحۡنُ] اسی طرح یہ تین صیغے فعل مضارع کے علاوہ باقی گردانوں یعنی نفی، جحد بلم، نفی تاکید بلن، امر اور نہی میں بھی آئیں تو اُن میں ہمیشہ ضمیر مرفوع متصل مستتر ہوگی۔

فائدہ نمبر﴿۶﴾: مذکورہ خلاصہ سے یہ بات واضح ہوئی کہ ماضی کے بارہ صیغوں ،مضارع ،نفی، جحد بلم اور نفی تاکید بلن ناصبہ کے بارہ صیغوں اور اِسی طرح اَمر اور نہی کے بارہ صیغوں کے اندر فاعل ہمیشہ ضمیر ہوگی ،اِن صیغوں کے بعد فاعل اِسم ظاہر کبھی بھی نہیں آسکتا۔ جبکہ بقیہ دو صیغوں یعنی واحد مذکر غائب اور واحد مؤنث غائب کا فاعل کبھی اسم ظاہر اور کبھی اسم ضمیر ہوتا ہے۔

فائدہ نمبر﴿۷﴾: اگر یہ دو صیغے کلام کے شروع میں آجائیں تو پھر اِن کا فاعل ہمیشہ اِسم ظاہر ہوگا جبکہ اِس کے علاوہ اِسمِ ضمیر ہوگا۔ جیسے:

[خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ، ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَجُلًا، اِذۡقَالَ رَبُّکَ. اَللّٰهُ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ. اَلَّذِىۡ خَلَقَ الۡمَوۡتَ وَالۡحَيٰوةَ]

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

معطوف علیہ و معطوف کے قواعد

{ معطوف کی تعریف }: ''معطوف وہ تابع ہے جو حرفِ عطف کے بعد واقع ہو اور اِس بات کو ظاہر کرنے کیلئے لایا گیا ہو کہ جس چیز کی نسبت اِس کے متبوع کی طرف ہے، اُس سے تابع اور متبوع دونوں مقصود ہیں، اِس کے متبوع کو معطوف علیہ کہتے ہیں'' اور حروفِ عطف دس ہیں۔

[وَاوْ . . فَاء . . ثُمَّ . . حَتّٰی . . اِمَّا . . اَوْ . . اَمْ . . لَا . . بَلْ . . لٰكِنْ]

﴿۱﴾: اسم، فعل، حرف، مفرد، جملہ، عامل اور معمول میں سے ہر ایک کا عطف اُس کے ہم جنس پر ہوگا یعنی اِسم کا اِسم پر، فعل کا فعل پر، مفرد کا مفرد پر، جملہ کا جملہ پر اور حرف کا حرف پر

[جَاءَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو . . . . اِشْتَرَیْتُ الْفَرْسَ وَبِعْتُ الْبَقَرَةَ]

﴿۲﴾: جار مجرور کا عطف جار مجرور پر، اِسم ظاہر کا عطف اِسم ظاہر پر، اِسم ضمیر کا اِسم ضمیر پر اور اسم ظاہر پر جائز ہے جیسے:

[اَنَا وَاَنْتَ صَدِیْقَانِ . . . جَاءَ نِیْ عَلِیٌّ وَاَنْتَ . . . . اَلصَّلٰوةُ عَلٰی سَیِّدِالْاَنْبِیَاءِ وَعَلٰی اٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ]

﴿۳﴾: ایک کلام میں دو ناموں کے درمیان واو آجائے تو پہلے نام کو معطوف علیہ اور باقیوں کو معطوف بنائیں گے۔ جیسے:

[وَوَهَبْنَا لَهٗ اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ كُلًّا هَدَیْنَا . . . . وَاَوْحَیْنَا اِلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ]

﴿۴﴾: ایک کلام میں ایک ہی حرف جر دو بار آجائے تو دوسرے حرف کا پہلے پر عطف ہوگا بشرطیکہ معنی درست ہو۔ جیسے:

[اِسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ]

﴿۵﴾: ایک ہی کلام میں کئی اِسم ضمیر کی طرف مضاف ہوں اور اُن کے درمیان واو آجائے تو وہ آپس میں معطوف معطوف علیہ ہوں گے۔ جیسے:

[مِنْ بَقْلِهَا وَ قِثَّائِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا]

﴿۶﴾: کئی اِسموں پر تنوین ہو اور اُن کے درمیان واو آجائے تو اُن کا بھی آپس میں عطف ہوگا بشرطیکہ معنی درست ہو۔ جیسے:

[وَجَعَلَ فِیْهَا سِرَاجًا وَّقَمَرًا مُّنِیْرًا]

﴿۷﴾: ایک لفظ کی کئی اَقسام ہوں اور اُن کے درمیان واو آجائے تو دوسری قسم کا پہلی قسم پر عطف ہوگا جیسے:

[اَلصَّوْمُ ضَرْبَانِ وَاجِبٌ وَنَفْلٌ]

﴿۸﴾: کسی چیز کے متعدد فرائض، واجبات، نوافل یا مستحبات وغیرہ ہوں اور اُن کے درمیان واو آجائے تو وہ سب معطوف معطوف علیہ ہوں گے۔ جیسے:

[فَرْضُهَا التَّحْرِیْمَةُ وَالْقِیَامُ وَالْقِرَاْةُ وَالرُّکُوْعُ وَالسُّجُوْدُ... حُرِّمَتْ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِیْرِ]

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ذوالحال حال کے قواعد

{ حال کی تعریف }: ”حال وہ اِسم نکرہ ہے جو فاعل، مفعول، مبتداء یا خبر کی حالت پر دلالت کرے“۔

﴿۱﴾: حال کبھی صرف فاعل کی حالت پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے:

[جَاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا]

﴿۲﴾: کبھی مفعول کی حالت پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے:

[ضَرَبْتُ زَیْدًا مَّشْدُوْدًا]

﴿۳﴾: کبھی دونوں کی حالت پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے:

[لَقِیْتُ عَمْرًا رَاکِبَیْنِ]

﴿۴﴾: حال اَکثر اِسمِ مشتق ہوتا ہے۔ اور حال کبھی مفرد کی بجائے جملہ خبریہ بھی ہوتا ہے۔ جیسے: [رَأَیْتُ الْاَمِیْرَ ھُوَ رَاکِبٌ]

اِس صورت میں جملے میں ایک ایسی ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو ذوالحال کی طرف لوٹتی ہو۔

﴿۵﴾: اگر کوئی صفت کا صیغہ حالت نصبی میں نظر آئے تو اُسے پیچھے کیلئے حال بنائیں گے بشرطیکہ اُس سے پہلے کوئی اِسمِ نکرہ نہ ہو۔ جیسے: [رَأَیْتُ زَیْدًا رَاکِبًا]

﴿۶﴾: ذوالحال اَکثر معرفہ ہوتا ہے مگر جب نکرہ ہو تو اُس وقت حال کو ذوالحال سے مقدم کرنا ضروری ہے تا کہ نصبی حالت میں صفت کے ساتھ اِلتباس نہ آئے۔ جیسے:

[رَأَیْتُ رَاکِبًا رَجُلًا]

﴿۷﴾: اِسم صفت درج ذیل چیزوں سے حال بن سکتا ہے۔

فاعل، نائبِ فاعل، مبتداء، خبر، مفعولِ بہٖ، مفعولِ مطلق، مفعول لہٗ، مفعولِ فیہ، مفعول معہٗ، مضاف الیہ۔

﴿۸﴾: ذوالحال کیلئے مفعولِ صریح ہونا ضروری نہیں بلکہ بواسطہ حرفِ جار مفعول غیرصریح بھی ذوالحال واقع ہوسکتا ہے مگر اِس صورت میں ذوالحال چاہے نکرہ ہو، حال کو مقدم کرنا واجب نہیں۔ جیسے:

[اَلْکَلِمَۃُ لَفْظٌ وُضِعَ لِمَعْنًی مُفْرَدًا] ... اِس مثال میں [مَعْنًی] ذوالحال اور [مُفْرَدًا] حال ہے۔

﴿۹﴾: کلام میں جب بھی [وَحْدَہٗ] واقع ہو تو اِسے [مُنْفَرِدًا] کی تاویل

میں کر کے ماقبل سے حال بنائیں گے۔ جیسے: [طَافَ زَيْدٌ وَحْدَهٗ]

﴿۱۰﴾: مقامِ اختلاف میں لفظ [خِلَافًا] کو [مُخَالِفًا] کی تاویل میں کر کے ماقبل فعل یا شبہ فعل کے فاعل یا نائب فاعل وغیرہ سے حال بنائیں گے۔ جیسے:

[هٰذَا مَسْمُوْعٌ مِّنَ الْعَرَبِ خِلَافًا لِّلْاَخْفَشِ]

﴿۱۱﴾: اگر کسی معرفہ کے بعد لفظِ [غَيْرَ] آجائے تو معرفہ کو ذوالحال اور [غیر] کو اُس سے حال بنائیں گے جیسے:

[اَنَا دَخَلْتُ فِيْ بَيْتِ زَيْدٍ غَيْرَ عَارِيَةٍ]

﴿۱۲﴾: [فَصَاعِدًا] بھی ہمیشہ عاملِ محذوف کے فاعل سے حال بنتا ہے۔ جیسے

[لَا يَقَعُ اِلَّا عَلَى الثَّلٰثِ فَصَاعِدًا]

﴿۱۳﴾: [جَمِيْعًا] بھی ہمیشہ حال واقع ہوتا ہے۔ جیسے:

[جَاءَ التَّلَامِيْذُ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا]

[تدریب]

مندرجہ مثالوں کا ترجمہ کریں اور ان میں ذوالحال، حال کے قواعد کا اجراء کریں.

رَأَيْتُ زَيْدًا رَاكِبًا. سَقَطَ الْمَطَرُ غَزِيْرًا . شَاهَدْتُكَ الْبَارِحَةَ فِيْ شُرْفَةِ مَنْزِلِكَ . هٰذَا اَخُوْكَ وَسْطَ الْحَدِيْقَةِ .سَافَرْنَا وَاللَّيْلُ مُقْبِلٌ . اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا . صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ قَاعِدًا. لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى . وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مبتدا اور خبر کے قواعد

{ مبتدا اور خبر کی تعریف }: "جملہ اسمیہ خبریہ کے پہلے جزء کو مبتداء اور مسند الیہ اور دوسرے جزء کو خبر اور مسند کہتے ہیں"۔

﴿۱﴾: مبتدا اکثر معرفہ اور خبر اکثر نکرہ ہوتی ہے۔ جیسے: [زَيْدٌ عَالِمٌ]

﴿۲﴾: مبتدا کی ایک سے زائد بھی خبریں ہوسکتی ہیں۔ جیسے:
[زَيْدٌ عَالِمٌ عَاقِلٌ فَاضِلٌ]

﴿۳﴾: دو اسماء میں سے ایک معرفہ اور دوسرا نکرہ ہو تو معرفہ کو مبتدا اور نکرہ کو خبر بنائیں گے۔ جیسے: [هُوَ اِنْسَانٌ ،زَيْدٌ عَالِمٌ ،هٰذَا قَلَمٌ]

﴿۴﴾: اگر شروع میں مرکبِ اضافی آجائے اور اُس کے بعد اِسمِ نکرہ ہو تو مرکب اِضافی کو مبتدا اور نکرہ کو خبر بنائیں گے۔ جیسے: [كِتَابُ زَيْدٍ سَالِمٌ]

﴿۵﴾: اگر شروع میں معرفہ ہو اور اُس کے بعد مرکبِ اِضافی ہو تو معرفہ کو مبتدا اور مرکب اضافی کو خبر بنائیں گے۔ جیسے: [زَيْدٌ اَخُوْ بَكْرٍ]

﴿۶﴾: اگر ایک اِسمِ معرفہ یا اِسمِ نکرہ ہو اور اُس سے پہلے یا بعد میں کوئی جار مجرور ...یا... ظرف آجائے تو اس اسم معرفہ کو مبتدا اور جار مجرور یا ظرف کو کسی کے متعلق کر کے خبر بنائیں گے۔ جیسے:

[زَيْدٌ فِيْ الدَّارِ ،زَيْدٌ عِنْدَكَ ،فِي الدَّارِ زَيْدٌ ، عِنْدَكَ زَيْدٌ ،عِنْدِيْ رَجُلٌ، فِيْ الدَّارِ رَجُلٌ]

﴿۷﴾: اگر پہلے نکرہ موصوفہ ہو اور اُس کے بعد اِسمِ نکرہ آجائے تو مرکبِ توصیفی کو مبتدا اور اِسمِ نکرہ کو خبر بنائیں گے۔ جیسے: [رَجُلٌ عَالِمٌ قَائِمٌ]

﴿۸﴾: اور اگر پہلے اِسم معرفہ ہو اور بعد میں مرکبِ توصیفی ہو تو معرفہ کو مبتدا اور مرکبِ توصیفی کو خبر بنائیں گے۔ جیسے: [زَيْدٌ رَجُلٌ عَالِمٌ]

﴿۹﴾: اگر شروع میں اِسم معرفہ ہو اور اُس کے بعد کوئی جملہ (اِسمیہ....یا....فعلیہ) ہو تو معرفہ کو مبتدا اور اُس جملہ کو خبر بنائیں گے۔ جیسے:

[زَيْدٌ اَبُوْهُ قَائِمٌ....اور....زَيْدٌ قَامَ اَبُوْهُ]

﴿۱۰﴾: اگر کلام کے شروع میں اَلف لام والا اِسم آجائے اور اُس کے بعد جار مجرور ہو تو وہ ہمیشہ مبتدا خبر بنیں گے۔ جیسے:

[اَلشَّرِكَةُ عَلٰى ضَرْبَيْنِ، اَلطَّلَاقُ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَوْجُهٍ]

﴿۱۱﴾: ضمیر مرفوع منفصل جہاں بھی آجائے وہ ہمیشہ مبتدا بنے گی بشرطیکہ وہ ضمیر تاکید یا فصل کیلئے نہ ہو۔ جیسے:

[هِيَ اِسْمٌ وَفِعْلٌ وَحَرْفٌ...هُوَ مُعْرَبٌ وَمَبْنِيٌّ]

﴿۱۲﴾: کسی بھی علم کے بعد کوئی اِسم بغیر الف لام کے آجائے تو وہ مبتدا اور خبر بنیں گے۔ جیسے: [اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ، مُوْسٰى كَلِيْمُ اللّٰهِ]

﴿۱۳﴾: اِنَّ اور اَنَّ کے بعد متصل کوئی جار مجرور آجائے تو وہ خبر مقدم بنے گا اور مابعد لفظ اسمِ مؤخر بنے گا جیسے:

[اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا....اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِكْمَةً]

﴿۱۴﴾: معرّفات جتنے بھی ہیں وہ مبتدا ہوتے ہیں اور تعریف مکمل خبر ہوتی ہے۔

[اَلْكَلِمَةُ لَفْظٌ وُضِعَ لِمَعْنًى مُفْرَدًا]

﴿۱۵﴾: [اِنَّمَا] کے بعد کوئی بھی اِسم آجائے تو وہ ہمیشہ مبتدا ہوگا۔ جیسے:

[اِنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ، اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ]

﴿۱۶﴾: [اَمَّا] کے بعد کوئی بھی اِسم آجائے تو وہ مبتدا ہوگا جو قائم مقام شرط ہوگا اور فاء کے بعد والا اِسم خبر ہوگا جو قائم مقام جزا ہوگی۔ جیسے:

[اَمَّا الْمُقَدَّمَةُ فَفِيْ الْمَبَادِیْ الَّتِیْ يَجِبُ تَقْدِيْمُهَا]

﴿۱۷﴾: پہلے ایک چیز کی تقسیم ہو پھر اُس کے بعد اُس شیء کی تفصیل ہو تو تفصیل میں سے ہر شیء مبتدا محذوف کی خبر ہوگی۔ جیسے:

[اَلْاِسْمُ عَلٰی نَوْعَيْنِ مُعْرَبٌ وَّمَبْنِیٌّ]

﴿۱۸﴾: اگر [نَحْوُ ... اور ... مِثْلُ] میں سے کوئی حرف آجائے تو یہ اکثر ماقبل مبتدا محذوف [مِثَالُهٗ ... یا ... مِثَالُهَا] کی خبر بنتے ہیں۔ جیسے: [نَحْوُ كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ]

﴿۱۹﴾: مثال کے شروع میں جو لفظ [كَافُ] حرف جار آئے تو یہ [ثَابِتٌ] وغیرہ محذوف کے ساتھ متعلق ہو کر خبر بنتا ہے اور [مِثَالُهٗ .. یا ... مِثَالُهَا] مبتدا محذوف بنتا ہے۔

جیسے: [كَالْخَلِّ]

﴿۲۰﴾: فنی کتب میں موجود اسباق کے عنوانات کی عموماً دو ترکیبیں کی جاتی ہیں، انہیں مبتدا بنائیں اور [هٰذَا] اِسم اِشارہ خبر محذوف مانیں جیسے: [كِتَابُ الصِّيَامِ هٰذَا] یا اِن عنوانات کو خبر بنائیں اور اسم اِشارہ [هٰذَا] کو مبتداءِ محذوف مانیں۔ جیسے:

[هٰذَا كِتَابُ الْحَجِّ]

سوال: مبتدا اور خبر میں تذکیر و تانیث میں مطابقت کب ضروری ہے؟

جواب: جب دو شرطیں پائی جائیں۔ (۱): خبر اِسمِ مشتق یا اِسمِ منسوب ہو۔ جیسے:

[زَيْدٌ عَالِمٌ، هِنْدٌ عَالِمَةٌ ،زَيْدٌ بَغْدَادِیٌّ ،هِنْدٌ مَدَنِيَّةٌ]

(۲): خبر جملہ ہو اور اُس میں ایک ضمیر ہو جو مبتدا کی طرف لوٹتی ہو۔ جیسے:

[زَيْدٌ قَامَ]

سوال: مبتدا اور خبر میں مطابقت کب ضروری نہیں ہے؟

جواب: دو صورتوں میں یہ مطابقت ضروری نہیں۔

(۱): جب خبر کوئی ایسا لفظ ہو جو مذکر و مؤنث کیلئے برابر ہو۔ جیسے:

[اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ]

(۲): جب خبر واقع ہونے والی صفت صرف مؤنث کے ساتھ خاص ہو۔ جیسے:

[اَلْمَرْأَۃُ حَائِضٌ]

سوال: جملہ اِسمیہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: جملہ اِسمیہ کی کل چار قسمیں ہیں.

(۱): مبتداء سے شروع ہونے والا۔ جیسے:

[هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ]

(۲): حروفِ مشبّہ بِالفعل سے شروع ہونے والا۔ جیسے:

[اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ]

(۳): ماولا مُشَبَّھَتَان بلیس سے شروع ہونے والا۔ جیسے:

[مَاهٰذَا بَشَرًا... لَارَجُلٌ اَفْضَلَ مِنْکَ]

(۴): لاءِ نفی جنس سے شروع ہونے والا۔ جیسے:

[لَارَجُلَ فِیْ الدَّارِ، لَارَیْبَ فِیْهِ]

سوال: لاءِ نفی جنس کی کیا علامت ہے؟

جواب: مصدر، اِسم فاعل، اِسم مفعول اور صفت مشبہ کے شروع میں آنے والا [لام] عام طور پر لاءِ نفی جنس ہوتا ہے جیسے:

[لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.. لَاهَادِیَ لَهٗ.. لَامَعْبُوْدَ اِلَّا هُوَ .. لَاحَلِیْمَ اِلَّا ذُوْ عُسْرَةٍ]

[تدریب]

مندرجہ مثالوں کا ترجمہ کریں اور ان میں مبتدا، خبر کے قواعد کا اِجراء کریں.

اَنَا اٰکُلُ خُبْزًا . مَحْمُوْدٌ یَدْرُسُ فِی الْمَدْرَسَةِ . اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ . وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ . مَااَشَدَّ الْحُرَّ . لَوْلَا اِجْتِهَادُکَ لَرَسَبْتَ .

لَعَمْرُکَ اَنَّ الْحَقَّ وَاضِحٌ. نِعْمَ الرَّفِيْقُ الْكِتَابُ . لَوْلَا اَنَّکَ صَدَقْتَ لَعُوْقِبْتَ .مَنْ يَّعْمَلْ خَيْرًا يَفُزْ . وَلَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ . اَلْحِكْمَةُ ضَآلَّةُ الْمُؤْمِنِ . هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ . اَللّٰهُ الصَّمَدُ. بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ. فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ .وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ .مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا . قَالَ لِيْ : كَيْفَ اَنْتَ ؟ قُلْتُ :عَلِيْلٌ . سَهْرٌ دَائِمٌ وَحُزْنٌ طَوِيْلٌ .مَاتَرَكْنَا صَدَقَةٌ .

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جملہ شرطیہ کے قواعد

{جملہ شرطیہ کی تعریف}: ”جملہ شرطیہ وہ ہے جس میں ایک کام کو دوسرے کام پر معلق کر دیا جائے ، اِس کے پہلے جزء کو شرط اور دوسرے جزء کو جزا کہتے ہیں۔“

﴿۱﴾: [اِنْ ، لَو ...اور.. اِذَا] تینوں عموماً شرط کیلئے اِستعمال ہوتے ہیں اور لفظِ [مَنْ،مَا،اَيْنَ ،مَتٰى،اَیُّ،اَنّٰى ،اِذْمَا، حَيْثُمَا، مَهْمَا، اَيْنَمَا] وغیرہ بھی کبھی کبھی شرط کے معنی میں اِستعمال ہوتے ہیں۔

﴿۲﴾: حروفِ شرط یا اَسمائے شرط ہوں، یہ ہمیشہ دو جملوں پر داخل ہوتے ہیں، پہلا جملہ شرط اور دوسرا جملہ جزا کہلاتا ہے، اُن میں سے شرط ہمیشہ جملہ فعلیہ اور جزا کبھی فعلیہ اور کبھی اسمیہ ہوگی۔

﴿۳﴾: [لَوْ] ماضی کیلئے اور [اِنْ] اور [اِذَا] مستقبل کے ساتھ خاص ہیں۔ پھر [اِنْ] اور [اِذَا] میں فرق یہ ہے کہ [اِنْ] مقامِ تردُّد میں آتا ہے جبکہ [اِذَا] مقامِ

یقین میں آتا ہے۔ جیسے:

[اِنْ دَخَلْتِ الدَّارَ فَاَنْتِ طَالِقٌ...لَوْ كَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا. اِذَا تَقُمْ اَقُمْ]

﴿۴﴾: [لَوْلَا] اور [لَوْمَا] بھی شرط کیلئے استعمال ہوتے ہیں اور یہ دونوں ہمیشہ مبتداء اور خبر پر داخل ہوتے ہیں۔ جیسے:

[لَوْ لَا رَحْمَةُ اللّٰهِ لَهَلَكَ النَّاسُ. لَوْمَا الْكِتَابَةُ لَضَاعَ اَكْثَرُ الْعِلْمِ]

﴿۵﴾: [اَمَّا] بھی شرط کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

[اَمَّا زَيْدٌ فَمُنْطَلِقٌ ...فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ]

اس وقت [اَمَّا] اصل میں [مَهْمَا يَكُنْ مِّنْ شَيْءٍ] ہے۔

﴿۶﴾: اگر [اَمَّا] کے بعد عبارت میں ایک اور [اِمَّا .... یا... اَوْ] آجائے تو [اِمَّا] پڑھیں گے۔ جیسے:

[هٰذَا الْعَدَدُ اِمَّا زَوْجٌ اَوْفَرْدٌ...وَهُوَ اِتِّصَالُ الشَّيْءِ بِالشَّيْءِ اِمَّا حَقِيْقَةً وَاِمَّا مَجَازًا]

اور اگر مذکورہ دونوں صورتیں نہ ہوں تو [اَمَّا] پڑھیں گے۔

﴿۷﴾: [لَمَّا] بھی محققین کے نزدیک حرفِ شرط ہے۔ جیسے:

[لَمَّا جَاءَ اَكْرَمْتُهٗ]

﴿۸﴾: کبھی کبھی جزاء پہلے اور شرط بعد میں ہوتی ہے۔ جیسے:

[اَنْتِ طَالِقٌ اِنْ دَخَلْتِ الدَّارَ]

﴿۹﴾: اسماءِ شرطیہ ترکیب میں اکثر درج ذیل صورتوں میں آتے ہیں۔

[اَيْنَ، مَتٰى، اَنّٰى، حَيْثُمَا، مَهْمَا... اور... اَيَّانَ] ہمیشہ مفعول فیہ ہوتے ہیں۔ جیسے:

[اَيْنَ تَمْشِ اَمْشِ...مَتٰى تَذْهَبْ اَذْهَبْ...اَنّٰى تَكُنْ اَكُنْ...حَيْثُمَا تَقْعُدْ اَقْعُدْ...مَهْمَا تَذْهَبْ اَذْهَبْ...اَيَّانَ تَجْتَهِدْ تَجِدْ نَجَاحًا]

﴿۱۰﴾: [مَا...اِذْمَا] ہمیشہ مفعول بہ مقدم ہوتے ہیں۔ جیسے:

[مَاتَشْتَرِ اَشْتَرِ...اِذْمَا تَفْعَلْ اَفْعَلْ]

﴿۱۱﴾: [مَنْ...اَیٌّ] یہ کبھی مبتداء اور کبھی مفعول بہ واقع ہوتے ہیں۔ جیسے:

مبتداء کی مثالیں: [مَنْ یُکْرِمْنِیْ اُکْرِمْهُ ... اَیُّهُمْ یَضْرِبْنِیْ اَضْرِبْهُ]

مفعول بہ کی مثالیں: [وَمَنْ یُضْلِلِ اللّٰهُ فَلَاهَادِیَ لَهٗ]

[اَیُّهُمْ تُکْرِمْهُ اُکْرِمْهُ] (اُن میں سے جس کی تو تعظیم کرے گا میں بھی اُس کی تعظیم کروں گا)۔

سوال: [اِنْ] کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: [اِنْ] کی پانچ قسمین ہیں.

(۱): [اِنْ] شرطیہ۔ جیسے: [اِنْ تَنْصُرُوااللّٰهَ یَنْصُرْکُمْ]

نوٹ: کبھی [اِنْ] شرطیہ [لَائے نَافِیَهْ] کے ساتھ ملا ہوتا ہے اور بظاہر [اِلَّا] اِستثنائیہ کی شکل میں لکھا ہوتا ہے اِس کو اِستثنائیہ نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ یہ [اِنْ] شرطیہ ہوتا ہے جس کا [لَام] میں اِدغام کردیا جاتا ہے۔ جیسے: [اِلَّاتَنْفِرُوْایُعَذِّبْکُمْ]

(۲): [اِنْ] نافیہ..اِس کی نشانی یہ ہے کہ اِس کے بعد اکثر [اِلَّا] استثنائیہ ہوتا ہے اور یہ کبھی جملہ اسمیہ اور کبھی جملہ فعلیہ پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے:

[اِنْ هُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ.اِنْ اَرَدْنَا اِلَّا الْحُسْنٰی]

(۳): [اِنْ مُخَفَّفَهْ مِنَ الْمُثَقَّلَهْ] یعنی مشدد [اِنَّ] کو ساکن [اِنْ] کردیا گیا ہے۔ جیسے: [اِنْ کُلًّا لَّمَالَیُوَفِّیَنَّهُمْ]

(۴): [اِنْ] زائدہ...یہ اکثر [مَا] نافیہ کے بعد ہوتا ہے۔ جیسے:

[مَااِنْ زَیْدٌ قَائِمٌ]

(۵): [اِنْ] وصلیہ...اِس کا اُردو ترجمہ کرتے وقت ''اگرچہ'' کا لفظ آتا ہے۔

جیسے: [اَکْرِمْ اَخَاکَ وَاِنْ کَانَ جَاهِلًا] (تو اپنے بھائی کی تعظیم کر اگرچہ وہ جاہل ہو)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جملہ فعلیہ کے قواعد

{جملہ فعلیہ کی تعریف}: ''جملہ فعلیہ وہ ہے جس کا پہلا جزء فعل ہو، یا وہ جملہ ہے جو فعل اور فاعل سے مل کر بنے، اِس کے پہلے جزء کو فعل اور مسند جبکہ دوسرے جزء کو فاعل اور مسند اِلیہ کہتے ہیں۔''

﴿۱﴾: ایک فعل کے عطف کے واسطے سے کئی فاعل ہو سکتے ہیں۔ جیسے:

[جَاءَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو وَبَکْرٌ]

﴿۲﴾: فاعل اگر اسم ظاہر ہو تو چاہے وہ تثنیہ ہو یا جمع فعل ہمیشہ واحد ہی رہے گا۔

[ضَرَبَ الرَّجُلَانِ.... ضَرَبَ الْمُسْلِمُوْنَ]

﴿۳﴾: اور اگر فاعل اِسمِ ضمیر ہو تو فعل واحد و تثنیہ و جمع ہونے میں فاعل کے مطابق ہوگا۔ جیسے: [زَیْدٌ ضَرَبَ، زَیْدَانِ ضَرَبَا، زَیْدُوْنَ ضَرَبُوْا]

﴿۴﴾: [جَازَ یَجُوْزُ، وَجَبَ یَجِبُ، اَمْکَنَ یُمْکِنُ ...اور... اِسْتَحَبَّ یَسْتَحِبُّ] کا فاعل اکثر فعل مضارع [اَنْ] کے ساتھ ہوتا ہے۔

[جَازَ اَنْ یَّقْتَصِرَ عَلٰی اَنْفِهٖ فِی السُّجُوْدِ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ]

﴿ فائدہ ﴾

جملہ فعلیہ کی چھ قسمین ہیں.

(۱)۔ مطلق فعل یعنی فعل معروف یا فعل مجہول سے شروع ہونے والا۔ جیسے:

[ضَرَبَ زَیْدٌ.. خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا]

(۲)۔ اَفعالِ قلوب سے شروع ہونے والا۔ جیسے:

[وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُوْنَ]

(۳)۔ اَفعالِ ناقصہ سے شروع ہونے والا۔ جیسے:

[وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا]

(٤)۔ اَفعالِ مقاربہ سے شروع ہونے والا۔ جیسے:

[عَسٰى رَبُّنَا اَنْ يُبْدِلَنَا خَيْرًا]

(٥)۔ اَفعالِ مدح وذم سے شروع ہونے والا۔ جیسے:

[فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ]

(٦)۔ اَفعالِ تعجب سے شروع ہونے والا۔ جیسے: [اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ]

[تدریب]

مندرجہ مثالوں کا ترجمہ کریں اوران میں جملہ فعلیہ کے قواعد کا اِجراء کریں.

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ. قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ. اِرْمِ الْقَذَرَ فِي الصُّنْدُوْقِ. اِحْفَظُوْا دُرُوْسَكُمْ. هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَايَنْفَعُكُمْ وَلَا يَضُرُّكُمْ. تَحْفَظُوْنَ دُرُوْسَكُمْ. اَلطُّلَّابُ اَتَوْا اِلَى الْمَدَارِسِ. كَرُمَ الطَّالِبُ الصَّادِقُ. اِنْ هَطَلَ الْمَطَرُ نَبَتَ الزَّرْعُ. لَا تَبْصُقَنَّ عَلَى الْجِدَارِ. اَلطُّلَّابُ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّسَبِّحُوْا. فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ. لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ. اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِيْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ. اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَافَعَلْتُمْ نَادِمِيْنَ.

☆☆☆

فاعل، نائب فاعل اور مفعول بہ کی پہچان کے قواعد

{ **فاعل کی تعریف** }: ''فاعل وہ اِسم ہے جو کسی فعل یا شبہ فعل (اسمِ فاعل، اسمِ مفعول، مصدر اور صفت مشبہ وغیرہ) کے بعد واقع ہو اور وہ فعل یا شبہ فعل معنوی لحاظ سے اُس کے ساتھ قائم ہو۔''

{ **نائب فاعل کی تعریف** }: ''یہ وہ مفعول ہے جس کے فاعل کو حذف کر کے اُسے فاعل کی جگہ رکھ دیا گیا ہو، اِس کے ماقبل فعل مجہول ہونا شرط ہے''۔

{ **مفعول بہ کی تعریف** }: ''یہ وہ اسم ہے جس کے مدلول پر فاعل کا فعل واقع ہو رہا ہو۔''

﴿۱﴾: فعل کے بعد دو اَسماء ہوں، اُن میں سے ایک کے آخر میں اَلف رسم الخط میں ہو جبکہ دوسرا اسم الف لام کے بغیر ہو تو رسم الخط والے اسم کو مفعول اور دوسرے اسم کو فاعل بنائیں گے۔ جیسے: [ضَرَبَ عَمْرًا زَیْدٌ]

﴿۲﴾: اور اگر دو اسموں میں سے کسی کے آخر میں بھی الف رسم الخط میں نہ ہو تو عموماً پہلے کو فاعل اور دوسرے کو مفعول بناتے ہیں۔ جیسے:

[ضَرَبَ زَیْدٌ اِمْرَاۃً]

﴿۳﴾: اگر فاعل اور مفعول کا اِعراب لفظی نہ ہو اور فاعل اور مفعول کی پہچان کا کوئی قرینہ بھی نہ ہو تو پہلے اسم کو فاعل بنانا واجب ہے۔ جیسے:

[ضَرَبَ الْمُوْسٰی الْفَتٰی]

﴿۴﴾: فاعل ہمیشہ فعل کے بعد ہوتا ہے۔ چنانچہ [زَیْدٌ قَامَ] میں [زَیْدٌ] فاعل نہیں بن سکتا بلکہ مبتداء ہوگا۔

﴿۵﴾: فاعل کو مرفوع پڑھنا واجب ہے مگر یہ ضروری نہیں کہ اِس پر ہمیشہ لفظاً ہی رفع آئے بلکہ بعض اوقات یہ محلاً مرفوع ہوتا ہے جبکہ لفظاً مجرور رہتا ہے اور اس کی صورتیں یہ ہیں.

☆: جب یہ مصدر کا فاعل بنے۔ جیسے: [اِکْرَامُ الْمَرْءِ اَبَاهُ فَرْضٌ عَلَيْهِ]

☆: جب اِس سے پہلے [مِنْ] حرفِ جار زائد ہو۔ جیسے: [مَاجَاءَ مِنْ اَحَدٍ]

☆: جب اِس سے پہلے [بَاء] حرفِ جار زائد ہو۔ جیسے: [كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا]

﴿٦﴾: ایک فعل کے متعدد مفعول ہو سکتے ہیں۔ جیسے: [اَعْطَيْتُ الْفَقِيْرَ دِرْهَمًا]

﴿٧﴾: اگر فعل مجہول کے بعد دو مفعول ہوں تو پہلے کو نائب فاعل بنا کر مرفوع پڑھیں گے جبکہ دوسرے کو مفعول بہ بنا کر منصوب پڑھیں گے جیسے: [اُعْطِيَ زَيْدٌ دِرْهَمًا]

﴿٨﴾: مفعول بہ فعل اور فاعل سے پہلے بھی آ سکتا ہے۔ جیسے: [اِيَّاكَ نَعْبُدُ]

﴿٩﴾: جہاں بھی فعل کے بعد [هُ، هُمَا، هُمْ، هَا، هُمَا، هُنَّ، كَ، كُمَا، كُمْ، كِ، كُنَّ] وغیرہ ضمیریں آئیں تو یہ ترکیب میں ماقبل فعل کا مفعول بہ بنیں گی۔

﴿١٠﴾: یہ ضمیریں فعل ماضی، مضارع، امر اور نہی کے تمام صیغوں کے بعد آ سکتی ہیں۔

{ فائدہ }: فعل لازم اور متعدی میں آسان سا فرق یہ ہے کہ فعل لازم وہ ہے جس کے پائے جانے کیلئے ایک آدمی یا ایک چیز کا ہونا ہی کافی ہے۔ جیسے:

[جَاءَ زَيْدٌ... ذَهَبَ زَيْدٌ] اب یہاں آنا جانا ایسا فعل ہے کہ اس کے پائے جانے کیلئے ایک آدمی کا ہونا ہی کافی ہے۔

فعل متعدی وہ ہے جس کے پائے جانے کیلئے کم از کم دو آدمیوں یا دو چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔ جیسے: [قَتَلَ... ضَرَبَ]

اب یہاں قتل والا معنی تب پایا جائے گا جب ایک مارنے والا اور ایک قتل ہونے والا ہو ۔اور ضرب کا معنی تب پایا جائے گا جب ایک مارنے والا اور ایک مار کھانے والا موجود ہوگا۔

جیسے: [قَتَلَ زَيْدٌ عَمْرًوا]

[تدریب]

فاعل کی مشق

مندرجہ مثالوں کا ترجمہ کریں اور ان میں فاعل کے قواعد کا اجراء کریں.

هَيْهَاتَ السَّفَرُ. شَتَّانَ حَالُكَ وَحَالِيْ . اَخُوْكَ حَسَنٌ وَجْهُهُ. اَبُوْكَ رَابِحَةٌ تِجَارَتُهُ . هَلْ جَاءَ مِنْ اَحَدٍ؟. لَا يُمْكِنُنِيْ اَنْ اَتَأَخَّرَ عَنِ الْمَدْرَسَةِ .اَنَا مُعْجَبٌ بِاِخْلَاصِكَ لِرَفِيْقِكَ. هَلْ جَاءَكَ مِنْ رِسَالَةٍ مِنْ اَهْلِكَ؟ مَاجَاءَنِيْ مِنْ شَيْءٍ . اِذَا اَنْتَ اَكْرَمْتَ الْكَرِيْمَ مَلَكْتَهُ .

نائب فاعل کی مشق

مندرجہ مثالوں کا ترجمہ کریں اور ان میں نائب فاعل کے قواعد کا اجراء کریں.

وُلِدَ الرَّسُوْلُ فِيْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ. وَاِذَا الْمَوْءُوْدَةُ سُئِلَتْ بِاَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ . وَاِذَاحُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا . وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ . فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ .

فعل اور فاعل محذوف کی مشق

مندرجہ مثالوں کا ترجمہ کریں اور ان میں فعل اور فاعل محذوف کے قواعد کا اجراء کریں.

وَاللّٰهُ لَاُدَافِعَنَّ عَنْ وَطَنِيْ .تَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ . وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ. اَلْاَسَدَ. اِيَّاكَ وَالْكِذْبَ .اِيَّاكَ مِنَ الرِّيَاءِ . وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ

اَلْمِیْزَانَ. تَاللّٰہِ تَفْتَأُ تَذْکُرُ یُوْسُفَ . کَلَّا وَالْقَمَرِ وَاللَّیْلِ اِذَا اَدْبَرَ. وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ . وَالْاَرْضَ وَضَعَھَا لِلْاَنَامِ . وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ اسْتَجَارَکَ فَاَجِرْہُ .

مفعول بہ کی مشق

مندرجہ مثالوں کا ترجمہ کریں اور ان میں مفعول بہ کے قواعد کا اجراء کریں۔

اَخَذَ التِّلْمِیْذُ کِتَابَہٗ . اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ . اَوَدُّ اَنْ اَرَاکَ سَعِیْرًا .عَلِمْتُ اَنَّ زَیْدًا مَرِیْضٌ . وَھَبَ اللّٰہُ الْاِنْسَانَ الْعَقْلَ . قَالَ اِنِّیْ عَبْدُاللّٰہِ . اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی . وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَھَدٰی . قُلْ ھَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَایَعْلَمُوْنَ . قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ. اِنَّا وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا. فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌمِّنْھَا وَطَرًا زَوَّجْنٰکَھَا. وَاذْکُرُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ . اِسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ. یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ . یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمُ الْاٰیَاتِ . اَغْرَقْنَا اٰلَ فِرْعَوْنَ . یَنْقُضُوْنَ عَھْدَ ھُمْ . لَاتَتَّخِذُوْا مِنْھُمْ اَوْلِیَآءِ . اَقِیْمُوْاالصَّلٰوۃَ . اَرْسَلْنٰکَ عَلَیْھِمْ حَفِیْظًا. لَمْ یُقَاتِلُوْکُمْ . حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ. اَعْطَیْتُ زَیْدًا دِرْھَمًا. عَلِمْتُ زَیْدًا فَاضِلًا.

نواصب مضارع کی مشق

مندرجہ مثالوں کا ترجمہ کریں اور ان میں نواصب مضارع کے قواعد کا اجراء کریں۔

اُرِیْدُ اَنْ اَعْرِفَ رَأْیَکَ . سَأُسَافِرُ بَعْدَ اَنْ اَنْجَحَ. رَکِبْتُ السَّیَّارَۃَ لِکَیْ اَخْتَصِرَ الْوَقْتَ . لَنْ اَتْرُکَکَ حَتّٰی اَطْمَئِنَّ عَلَیْکَ. فَلَنْ اُکَلِّمَ الْیَوْمَ اِنْسِیًّا. وَمَاکَانَ اللّٰہُ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ . لَنْ نُؤْمِنَ لَکَ .

جوازم مضارع کی مشق

مندرجہ مثالوں کا ترجمہ کریں اور ان میں جوازم مضارع کے قواعد کا اجراء کریں.

لِيُنْفِقْ ذُوْسَعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ . وَمَنْ يَكُ ذَا فَضْلٍ فَيُبْخَلْ . وَمَنْ لَمْ يَمُتْ بِالسَّيْفِ مَاتَ بِغَيْرِهِ. مَهْمَا تَقُمْ اَقُمْ . اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ . اِنْ تَجْتَهِدْ تَنْجَحْ . لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعَنَّ بِالنَّاصِيَةِ . اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ . وَلْيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ. وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا . فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ .

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مفعول مطلق کے قواعد

{مفعول مطلق کی تعریف}: "یہ وہ مصدر ہے جو ماقبل فعل کے ہم معنیٰ ہو۔ جبکہ حروف اصلیہ میں ماقبل فعل کے مطابق ہونا ضروری نہیں۔"

﴿١﴾: لفظ [سُبْحَانَ] ہمیشہ مضاف اور [تَسْبِيْحٌ] مصدر سے مشتق اَفعال محذوفہ کا مفعول مطلق بنتا ہے۔ جیسے: [سُبْحَانَ اللّٰهِ]

یہ مضاف اور مضاف الیہ [سَبَّحْتُ...سَبَّحْنَا] وغیرہ فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے۔

﴿٢﴾: لفظ [مَعَاذًا] بھی ہمیشہ [اَعُوْذُ...یا...نَعُوْذُ] اور لفظ [اَيْضًا] بھی ہمیشہ [اٰضَ] فعل محذوف اور [اَلْبَتَّہ] بھی ہمیشہ [بَتَّ] فعل محذوف کا مفعول مطلق بنتا ہے۔

﴿۳﴾: لفظ [دَائِـمًا...غَالِبًا...اور...جِدًّا] وغیرہ کو ہمیشہ ماقبل فعل یا شبہ فعل کے مصدر محذوف کی صفت قرار دیں گے پھر موصوف صفت کو ملا کر فعل یا شبہ فعل کا مفعول مطلق بنایا جائے گا۔ جیسے:

[وَالْفَاعِلُ فِيْهَا ضَمِيْرٌ مُسْتَتَرٌ دَائِمًا] اس میں [دَائِمًا] سے پہلے [اِسْتِتَارًا] مصدر محذوف نکالیں گے۔

[هِيَ تُسْتَعْمَلُ فِيْ غَيْرِ ذَوِي الْعُقُوْلِ غَالِبًا] یہاں [غَالِبًا] سے پہلے [اِسْتِعْمَالًا] مصدر محذوف نکالیں گے۔

[جَاءَ رَجُلٌ هُوَ عَظِيْمٌ جِدًّا] یہاں [جِدًّا] سے پہلے [عَظْمَةً] مصدر محذوف نکالیں گے۔

[تدریب]

مندرجہ مثالوں کا ترجمہ کریں اور ان میں مفعول مطلق کے قواعد کا اجراء کریں۔

وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا. وَتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا. اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ . شُكْرًا لَكَ. لَا تَاْكُلْ كَثِيْرًا. كَلَّا اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا . اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مفعول فیہ کے قواعد

{مفعول فیہ کی تعریف}: "یہ وہ اسم ہے جو کسی فعل کے واقع ہونے کی جگہ یہ زمانے پر دلالت کرے"۔

﴿۱﴾: مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہیں اور ظرف کی دو قسمیں ہیں۔(۱): ظرف

زمان (۲): ظرف مکان

پھر ظرفِ زمان اور مکان کی دو دو قسمیں ہیں۔(ا): محدود (۲): مبہم

☆: ظرفِ زمان مبہم کی مثالیں: [حِیْنَ ، وَقْتٌ،زَمَانٌ،دَهْرٌ] وغیرہ۔

☆: ظرفِ زمان محدود کی مثالیں:

[سَاعَةٌ،يَوْمٌ،لَيْلَةٌ،اُسْبُوْعٌ،شَهْرٌ،سِنَةٌ،عَامٌ]

☆: ظرفِ مبہم کی مثالیں:

[اَمَامَ،وَرَاءٌ،يَمِيْنٌ،يَسَارٌ،فَوْقٌ،تَحْتَ،قُدَّامَ،جَانِبٌ،مَكَانٌ،نَاحِيَةٌ]

☆: ظرفِ مکان محدود کی مثالیں: [دَارٌ،مَدْرَسَةٌ،مَكْتَبٌ،مَسْجِدٌ،بَلَدٌ]

﴿۲﴾: [حِيْنَئِذٍ...اور...يَوْمَئِذٍ] ہمیشہ مفعول فیہ واقع ہوتے ہیں۔جیسے:

[فَحِيْنَئِذٍ تَكُوْنُ هٰذِهِ الْاَلْفَاظُ اَفْعَالًا] ان کی اصل [حِيْنَ اِذْ كَانَ كَذَا....اور....يَوْمَ اِذْ كَانَ كَذَا]ہے

یہاں [اِذْ] جملے کی طرف مضاف ہو رہا ہے، پھر تخفیف کیلئے جملے کو حذف کر کے اُس کی جگہ [اِذْ] پر تنوین عوض لگا دی جاتی ہے۔

﴿۳﴾: لفظ[اَبَدًا] بھی ہمیشہ ماقبل فعل یا شبہ فعل کا مفعول فیہ بنے گا۔جیسے:

[اِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا]

﴿۴﴾: مندرجہ ذیل ظروف کو ہمیشہ فعل یا شبہ فعل کا مفعول فیہ بنائیں گے۔

[بَيْنَ،بَيْنَمَا،اَيَّانَ،قَطُّ،عَوْضُ،اَنّٰى،قَبْلَ،بَعْدَ،لَدٰى،لَدُنْ،مَتٰى،اَيْنَ،هُنَا،ثَمَّ،مَعًا]

﴿۵﴾: [اِذْ،اِذَا،حَيْثُ،مُذْ،مُنْذُ] ہمیشہ جملے کی طرف مضاف ہو کر مفعول فیہ بنتے ہیں۔جیسے:[اِجْلِسْ حَيْثُ زَيْدٌ جَالِسٌ...وَاذْكُرُوْا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ]

[تدریب]

مندرجہ مثالوں کا ترجمہ کریں اور ان میں مفعول فیہ کے قواعد کا اجراء کریں۔

ضُرِبَ زَيْدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ . خَرَجْتُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ يَوْمَ السَّبْتِ .

مفعول معہ کے قواعد

{مفعول معہ کی تعریف}: ''یہ وہ اسم ہے جو کسی ایسی واؤ کے بعد واقع ہو جو [مَعَ] کے معنی میں ہو''۔

اِس کی پہچان کی چند علامات ہیں.

﴿۱﴾: یہ کلام میں زائد ہوتا ہے چنانچہ اگر اِسے حذف کر دیا جائے تو بھی جملہ درست رہتا ہے۔

﴿۲﴾: اِس کے ماقبل جملہ ہوتا ہے۔

﴿۳﴾: یہ ایسی واو کے بعد ہوتا ہے جس میں معیت والا معنی ہوتا ہے۔

﴿۴﴾: اگر کسی جملے میں واو کے مابعد کا ماقبل پر عطف ڈالنے کی صورت میں معنی فاسد ہو جائے تو وہ مفعول معہ ہوگا جیسے:

[سَافَرَ خَلِيْلٌ وَاللَّيْلَ] یہاں [سَافَرَ اللَّيْلُ] کہنے کی صورت میں معنی فاسد ہو جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مذکورہ منصوبات پہچاننے کا طریقہ

جب کوئی اِسم حالت نصبی میں ہو تو وہ دو حال سے خالی نہیں کہ وہ مصدر ہے یا نہیں۔ اگر مصدر ہے تو دو حال سے خالی نہیں کہ اِس کے ماقبل کوئی عبارت موجود ہے یا نہیں، پس اگر نہیں ہے، جیسے: [شُكْرًا]

تو اِس کے عامل کا حذف اکثر سماعی ہوتا ہے، لہذا اِس مثال کی اصل عبارت یوں ہوگی

[شَکَرَ شُکْرًا]

اور اگر ماقبل کوئی عبارت ہے تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ مصدر ماقبل فعل یا شبہ فعل کا ہم معنی ہے یا نہیں۔ پس اگر ہم معنی ہے تو یہ مفعول مطلق ہوگا۔ جیسے: [ضَرَبْتُ زَیْدًا ضَرْبًا]

اور اگر مصدر ماقبل کا ہم معنی نہیں ہے تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ وہ مصدر ماقبل فعل کیلئے سبب بن رہا ہے یا نہیں۔ اگر سبب بن رہا ہے تو وہ مفعول لہ ہوگا۔ جیسے:

[قُمْتُ اِکْرَامًا لِبَکْرٍ]

اور اگر وہ مصدر نہ تو اپنے ماقبل فعل کا ہم معنی ہے اور نہ ہی اس کیلئے سبب بن رہا ہے تو پھر وہ تین حال سے خالی نہیں۔

(۱): اگر اس مصدر کو اسم فاعل یا اسم مفعول کی تاویل میں لے کر حال بنانا ممکن ہوگا تو ماقبل فاعل یا مفعول سے حال بنا دیں گے۔ جیسے:

[اَرْسَلَـهُ اللّٰـهُ الْهُدٰی] "اللہ تعالیٰ نے اُنہیں یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا اِس حال میں کہ وہ ھدایت دینے والے ہیں"۔

(۲): اِسے اسم فاعل یا اسم مفعول کی تاویل میں لے کر ماقبل فعل کے ہم معنی مصدر محذوف کی صفت قرار دے کر مفعول مطلق بنائیں گے۔ جیسے:

[حُکْمُهٗ اَنْ یَّخْتَلِفَ اٰخِرُهٗ بِاخْتِلَافِ الْعَوَامِلِ لَفْظًا اَوْتَقْدِیْرًا]

اِس مثال میں [لَفْظاً...اور... تَقْدِیْراً] سے پہلے [اِخْتِلَافٌ]مصدر محذوف مان کر پہلے [لَفْظًا...اور...تَقْدِیْرًا] کو [مَلْفُوْظًا...اور...مُقَدَّرًا] کی تاویل میں لیں اور پھر اُس کی صفت بنا کر [یَخْتَلِفُ] فعل کا مفعول مطلق بنا دیں گے۔

(۳): اِسے ماقبل مبہم شیء کی تمیز بنا دیں گے۔ جیسے:

[وَهُوَ اِتِّصَالُ الشَّیْءِ بِالشَّیْءِ اِمَّا حَقِیْقَةً وَاِمَّامَجَازًا]

اِس مثال میں [اِتِّصَالُ الشَّیْءِ بِالشَّیْءِ] کے مجموعے کو ممیّز اور [حَقِیْقَةً] کو تمیز بنائیں گے۔

اور اگر وہ اسم منصوب مصدر نہ ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ وہ اَسمائے مشتقہ میں سے ہے یا نہیں۔

اگر ہے تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ اس کے ماقبل معرفہ ہے یا نکرہ ہے۔ پس اگر معرفہ ہے۔ جیسے: [رَأَيْتُ عَمْرًا رَاكِبًا] تو اسے حال بنائیں گے اور اگر نکرہ ہو۔ جیسے: [ضَرَبْتُ رَجُلًا جَاهِلًا] تو اسے صفت بنائیں گے۔

اور اگر وہ صیغہ صفت نہیں ہے پھر دو حال سے خالی نہیں کہ وہ اسم ظرف ہے یا نہیں ۔اگر ظرف ہے تو اسے مفعول فیہ بنائیں گے۔ جیسے:

[اَنَا ضَرَبْتُکَ يَوْمًا]

اور اگر اسم ظرف بھی نہیں ہے تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ وہ اسم [وَاو] بمعنی [مَعَ] کے بعد واقع ہے یا نہیں۔ اگر واقع ہے تو مفعول معہ ہوگا جیسے: [جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ]

اور اگر ایسی [وَاوْ] کے بعد بھی نہیں ہے تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ وہ کسی ایسی ذات پر دلالت کر رہا جس پر فاعل کا فعل واقع ہو یا دلالت نہیں کرتا تو پہلی صورت میں مفعول بہ بنادیں گے اور دوسری صورت میں تمیز بنائیں گے۔ جیسے:

[قَتَلَ رَجُلًا فِيْلًا ... عِنْدِيْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا]

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اسم فاعل کے قواعد

{اسم فاعل کی تعریف}: ''اسم فاعل وہ اسم ہے جسے کام کرنے والی ذات پر دلالت کرنے کیلئے وضع کیا گیا ہو''۔

﴿۱﴾: اسم فاعل کا صیغہ دو حال سے خالی نہ ہوگا۔

(۱): معرف باللام ہوگا۔ (۲): غیر معرف باللام ہوگا۔

پہلی صورت میں یہ مطلقا عمل کرے گا چاہے اس میں حال یا استقبال والا معنی پایا جائے یا نہ پایا جائے اور چاہے اس کے ماقبل مذکور چیزیں ہو یا نہ ہوں۔ جیسے:

[جَاءَ الْمُعْطِیُ الْمَسَاکِیْنَ اَمْسِ اَوِالْاٰنَ اَوْ غَدًا]

دوسری صورت میں عمل کیلئے شرط ہے کہ وہ حال یا استقبال کے معنی مین ہو اور اپنے ماقبل چھ چیزوں میں سے کسی ایک پر اعتماد کیا ہو اور وہ چھ چیزیں یہ ہیں ،مبتداء، ذوالحال، اسم موصول، موصوف، حرف نفی یا حرف استقبال۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صفت مشبہ کے قواعد

{صفت مشبہ کی تعریف} : ''وہ اسم ہے جو کسی ایسی ذات پر دلالت کیلئے وضع کی گئی ہے جس میں مصدری معنی دائمی طور پر پایا جائے''۔

﴿۱﴾: صفت مشبہ کے عمل کیلئے صرف یہ شرط ہے کہ یہ اسم موصول کے علاوہ پانچ چیزوں یعنی مبتداء، موصوف، ذوالحال، حرف نفی یا استفہام میں سے کسی ایک پر اعتماد کیے ہو۔

﴿۲﴾: صفت مشبہ کے معمول کی تین صورتیں ہیں۔ مرفوع، منصوب اور مجرور۔

(۱): جب اس کا معمول فاعل بن رہا تو وہ مرفوع ہوگا۔ جیسے:

[زیدٌ حَسَنٌ خُلُقُهٗ]

(۲): جب اس کا معمول مفعول بہ یا تمیز وغیرہ بن رہا ہو تو یہ منصوب ہوگا۔

[زیدٌ حَسَنٌ خُلُقَه ...زیدٌ حَسَنٌ خُلُقًا]

(۳): جب اس کا معمول مضاف الیہ بن رہا ہو تو وہ مجرور ہوگا۔ جیسے:

[زَیدٌ حَسَنُ الْخُلُقِ]

اَسماءِ اِشارات کے قواعد

{اَسماءِ اِشارات کی تعریف}: ''یہ وہ اَسماء ہیں جنہیں کسی محسوس کی جانے والی اور نظر آنے والی چیز کی طرف اشارہ کرنے کیلئے وضع کیا گیا ہو''۔

﴿۱﴾: اِسم اِشارہ کے بعد معرف باللام نہ ہو تو اسم اشارہ کو مبتداء اور بعد والے اسم کو خبر بنائیں گے۔ جیسے: [هٰذَا رَجُلٌ]

﴿۲﴾: اسم اشارہ کے بعد معرف باللام ہو اور اس کے بعد اسم نکرہ ہو۔ جیسے:

[هٰذَاالْقَلَمُ جَمِيْلٌ]

تو ایسے جملے میں دو ترکیبیں کی جا سکتی ہیں۔

(۱): اسم اشارہ کو مبدل منہ اور معرف باللام کو بدل بنایا جائے، پھر یہ دونوں مل کر مبتداء بنیں گے اور مابعد اسم خبر بن جائے گا۔

(۲): اسم اشارہ کو موصوف اور معرف باللام کو صفت بنائیں، پھر یہ دونوں مل کر مبتداء اور مابعد اسم خبر بن جائے گا۔

﴿۳﴾: اگر اسم اشارہ کے بعد دو اَسماء نکرہ آ جائیں تو اسم اشارہ کو مبتداء اور مابعد اَسماء کو موصوف صفت بنا کر خبر بنا دیں گے۔ جیسے: [هٰذَا رَجُلٌ عَالِمٌ]

﴿۴﴾: اگر اسم اشارہ کے بعد مرکب اضافی آ جائیں تو یہاں بھی اسم اشارہ کو مبتداء اور مرکب اضافی کو خبر بنائیں گے جیسے: [ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ]

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اسمِ موصول کے قواعد

{اسمِ موصول کی تعریف}: ''یہ وہ اسماء ہے جو فعلیہ خبریہ کے واسطے سے کسی معین چیز پر دلالت کریں یا وہ اسماء جو کسی جملہ خبریہ سے ملے بغیر جملے کا مکمل جزء نہ بن سکیں''۔

﴿۱﴾: اگر اسم موصول کے بعد جملہ اسمیہ خبریہ.... یا.... فعلیہ خبریہ آجائے تو جملے کو اُس کا صلہ بنائیں گے اور اس صورت میں جملے میں ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو اسم موصول کی طرف لوٹ رہی ہو۔ جیسے:

[رَأَیْتُ الَّذِیْ هُوَ یُکْرِمُکَ]... (میں نے اُس شخص کو دیکھا جو تیری تعظیم کرتا ہے)

﴿۲﴾: اگر اسم موصول کے بعد صرف جار مجرور ہوں تو جار مجرور کو کسی فعل مقدر کے متعلق کر کے صلہ بنائیں گیا ور اگر اسم موصول کے بعد کوئی اسم ظرف ہو تو اسے فعل مقدر کا مفعول فیہ بنائیں گے۔ جیسے:

[جَاءَ الَّذِیْ فِی الدَّارِ]... (وہ شخص آیا جو گھر میں موجود ہے)۔ [قَتَلْتُ الَّذِیْ فَوْقَ السَّطْحِ]... (میں نے اس شخص کو قتل کیا جو چھت کے اوپر تھا)

﴿۳﴾: اسم موصول اپنے صلہ کے ساتھ مل کر کبھی فاعل، کبھی مفعول بہ اور کبھی مبتداء بنتا ہے۔ جیسے:

[جَاءَ مَنْ یَّسْکُنُ فِی الْمَدِیْنَةِ]... (وہ شخص آیا جو مدینہ میں رہتا ہے)

[رَأَیْتُ مَنْ مَّاتَ فِی النَّهْرِ]... (میں نے اُس شخص کو دیکھا جو نہر میں مر گیا)

[اَلَّذِیْ فِی الدَّارِ هُوَ زَیْدٌ]... (وہ شخص جو گھر میں ہے زید ہی ہے)

{فائدہ}: ''اسمائے موصولہ میں سے [اَیٌّ... اور... اَیَّةٌ] کی چار حالتیں ہیں۔''

(۱): یہ مضاف نہ ہوں اور اِن کا صدر صلہ مذکور ہو۔ جیسے: [اَیٌّ هُوَ قَائِمٌ]

(۲): یہ مضاف نہ ہوں اور صدر صلہ بھی مذکور نہ ہو۔ جیسے: [اَیٌّ قَائِمٌ]

(۳): یہ مضاف ہوں اور صدر صلہ بھی مذکور ہو۔ جیسے: [اَیُّھُمْ ھُوَ قَائِمٌ]

(۴): یہ مضاف ہوں اور صدر صلہ مذکور نہ ہو۔ جیسے: [اَیُّھُمْ قَائِمٌ]

اِن میں سے پہلی تین صورتون میں [اَیٌّ ...اور... اَیَّۃٌ] معرب ہوتے ہیں جبکہ چوتھی صورت میں مبنی ہوتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

منادٰی کے قواعد

{منادی کی تعریف}: "منادی وہ اسم ہے جسے حروف نداء کے ذریعے پکارا جائے"۔

اور حروف نداء پانچ ہیں۔ [یَا .. اَیَا .. ھَیَا .. اَیْ .. ھمزہ مفتوحہ]

﴿۱﴾: حروف نداء ہمیشہ [اَدْعُوْ...یا... اَطْلُبُ] کے قائم مقام ہوتے ہیں۔

﴿۲﴾: مقام دعاء میں اکثر [یَا اَللّٰہُ] (عزوجل) سے حرف نداء کو حذف کر کے اسم جلالت کے آخر میں میم مشدد کا اضافہ کر دیا جاتا ہے جیسے: [اَللّٰھُمَّ] ... اس کی ترکیب بھی [یَا اَللّٰہُ] (عزوجل) والی ہی ہوگی۔

﴿۳﴾: اگر [اَللّٰھُمَّ] کے بعد لفظ [رَبَّ] آجائے۔ جیسے:

[اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ]

تو یہاں پہلے [اَللّٰھُمَّ] کو [یَا اَللّٰہُ] کی تاویل میں لیں گے، پھر اس میں سے لفظ [اَللّٰہ] کو مبدل عنہ اور [رَبَّ] کا مابعد سے تعلق قائم کر کے بدل بنائیں گے، باقی ترکیب حسب سابق ہوگی۔

﴿۴﴾: اگر منادی معرف باللام ہو تو نداء اور منادی کے درمیان [اَیُّھَا، اَیَّتُھَا، اَیُّھٰذَا

اَيَّتُهٰذِهٖ] وغیرہ کا فاصلہ لگانا واجب ہے۔تا کہ تعریف کے دو آلے نہ جمع ہو جائیں مگر اسم جلالت اس قانون سے مستثنیٰ ہے۔جیسے:

[يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ...اور ...يَا اَيَّتُهَاالنَّفسُ المُطمَئِنَّةُ]

﴿۵﴾: اگر منادی کے بعد کوئی جملہ ہو تو اسے منادی مقصود بنداء بنائیں گے۔جیسے:

[يَا رَجُلًا خُذْ بِيَدِيْ]

﴿۶﴾: بعض اوقات حرف نداء کو حذف کر دیا جاتا ہے۔جیسے:

[يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا] یہ اصل میں [يَا يُوْسُفُ] تھا۔

[تدریب]

مندرجہ مثالوں کا ترجمہ کریں اور ان میں منادی کے قواعد کا اجراء کریں۔

يَـاخَـالِدُ. يَا مُصْلِحُوْنَ . يَارَاكِبَ دَرَّاجَةٍ لَا تَسْرَعْ. يَآَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ . اَللّٰهُمَّ اغْـفِـرْلَنَا . يَاحَسْرَتَا عَلَى الشَّبَابِ . يَااَبَتِ. يَا لِلْهَوْلِ . يَا بُنَيَّ. رَبِّ اَرِنِيْ .رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْ نَا . يَآدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ . يَآَيُّهَاالْمُزَّمِّلُ ، قُمِ اللَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ممیّز تمیز کے قواعد

{تمیز کی تعریف}: "تمیز وہ اسم نکرہ ہے جو کسی مبہم چیز سے اِبہام و پوشیدگی دور کرے، جس چیز سے اِبہام دور کیا جائے اسے [ممیّز] کہتے ہیں"۔

﴿۱﴾: اگر کوئی مصدر نہ تو ما قبل فعل کا ہم معنی ہو اور نہ ہی اس کیلئے سبب بن رہا ہو تو بسا

اوقات اسے ماقبل ممیز کی تمیز بنا دیتے ہیں۔ جیسے:

[وَهُوَ اِتِّصَالُ الشَّیْءِ بِالشَّیْءِ اِمَّا حَقِیْقَةً وَاِمَّامَجَازًا]

﴿۲﴾: تمام اَعداد ہمیشہ ممیّز اور اِن کا معدود ہمیشہ تمیز بنتا ہے۔ جیسے:

[اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا]

﴿۳﴾: تین سے لے کر دس تک اَعداد اور [مِـائَةٌ] اور [اَلْفٌ] اپنے معدود کی طرف مضاف ہوتے ہیں تو اِن کی ترکیب کرتے ہوئے اَعداد کو ''ممیّز مضاف'' اور معدود کو ''تمیز مضاف الیہ'' بنائیں گے۔ جیسے: [اِنَّ الْعَوَامِلَ فِیْ النَّحْوِ مِائَةُ عَامِلٍ]

﴿۴﴾: جب حرف جار [رُبَّ] کے بعد واحد مذکر غائب کی ضمیر اور اس کے بعد کوئی اس منسوب واحد، تثنیہ، جمع، مذکر یا مؤنث نظر آئے تو ضمیر کو ممیّز اور مابعد اسم کو تمیز بنا کر مجرور بنائیں گے۔ جیسے:

[رُبَّـهُ رَجُلًا... رُبَّهُ رَجُلَیْنِ... رُبَّهُ رِجَالًا... رُبَّهُ اِمْرَأَةً... رُبَّهُ اِمْرَأَتَیْنِ... رُبَّهُ نِسَاءً لَقِیْتُهُ]

﴿۵﴾: ایک اور دو اپنی تمیز کے ساتھ مذکور نہیں ہوتے کیونکہ ایک اور دو والا معنیٰ خود ان کی تمیز سے حاصل ہو جاتا ہے۔ جیسے:

[رَجُلٌ].. (ایک مرد)۔ [رَجُلَانِ]... (دو مرد)۔

﴿۶﴾: عدد اقل یعنی تین سے لے کر دس تک کی تمیز جمع مجرور اور خلاف عقل (یعنی اگر تمیز مذکر ہے تو عدد کو مؤنث لائیں گے اور اگر تمیز مؤنث ہے تو عدد مذکر لائیں گے) آئے گی جیسے:

[ثَلَاثَةُ رِجَالٍ. ثَلَاثُ نِسْوَةٍ]

﴿۷﴾: عدد اوسط یعنی گیارہ سے لے کر ننانوے تک کی تمیز مفرد منصوب ہوگی۔

پھر گیارہ بارہ، اکیس بائیس، اکتیس بتیس اسی طرح اکانوے بانوے تک اعداد کی تمیز موافق العقل ہوگی یعنی اگر تمیز مذکر ہو تو عدد کی دونوں جزئیں بھی مذکر ہوں گی اور اگر تمیز مؤنث ہو تو عدد کی دونوں جزئیں بھی مؤنث ہوں گی۔ جیسے:

[اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا... اِحْدٰی عَشْرَۃَ اِمْرَاَۃً...اَحَدٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلًا . اِحْدٰی وَعِشْرُوْنَ اِمْرَاَۃً..... اِثْنَانِ وَتِسْعُوْنَ رَجُلًا ....اِثْنَتَانِ وَتِسْعُوْنَ اِمْرَاَۃً]

﴿۸﴾: اور تیرہ سے لے کر انیس تک، تئیس سے لے کر انتیس تک، اسی طرح ترانوے سے لے کر ننانوے تک اعداد کی تمیز خلاف عقل ہوگی جیسے:

[ثَلٰثَۃَ عَشَرَ رَجُلًا...ثَلٰثَ عَشَرَ اِمْرَاَۃً...ثَلٰثَۃٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلًا...ثَلٰثٌ وَّعِشْرُوْنَ اِمْرَاَۃً]

{فائدہ}: آٹھ عقود اکیلے استعمال ہوں یا کسی عدد کے ساتھ ملکر، یہ ہمیشہ ایک ہی حال پر رہیں گے چاہے ان کی تمیز مذکر ہو یا مؤنث۔ وہ آٹھ عقود یہ ہیں۔

[عِشْرُوْنَ ،ثَلٰثُوْنَ،اَرْبَعُوْنَ،خَمْسُوْنَ ،سِتُّوْنَ ،سَبْعُوْنَ ،ثَمَانُوْنَ،تِسْعُوْنَ]

﴿۹﴾: عدد اعلیٰ یعنی ایک سو، دوسو، ایک ہزار، دو ہزار اور [مَالَا نِهَايَةَ] کی تمیز ہمیشہ مفرد مجرور ہوتی ہے۔ جیسے: [مِاْۃُ رَجُلٍ...اَلْفُ سَنَۃٍ...مِئَتَیْ دِرْهَمٍ]

[تدریب]

مندرجہ مثالوں کا ترجمہ کریں اور ان میں تمیز کے قواعد کا اجراء کریں.

کَمْ کِتَابًا عِنْدَکَ؟ مَا تَصْنَعْ مِنْ خَیْرٍ تَجِدْہُ . کَمْ اَخًا لَکَ ؟ کَمْ قَرْیَۃٍ زُرْتَ ؟ سَأَلَ الْوَادِیْ مَآءً . اِشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اَفعالِ ناقصہ کے قواعد

{افعال ناقصہ کی تعریف}: ''یہ وہ اَفعال ہیں جن کا معنیٰ صرف فاعل کے ساتھ مکمل نہیں ہوتا بلکہ فاعل کے بارے میں خبر کی بھی ضرورت ہوتی ہے''۔ یہ کل سترہ ہیں۔

[کَانَ..صَارَ..اَصْبَحَ..اَمْسٰی..اَضْحٰی..ظَلَّ..بَاتَ..عَادَ..آضَ..غَدَا..رَاحَ..مَافَتِیءَ..مَاانْفَکَّ..مَادَامَ..لَیْسَ]

﴿۱﴾: اگر اِن اَفعال کے بعد اکیلا جار مجرور ہو تو جار مجرور کو کسی کے متعلق کر کے اِن اَفعال کی خبر بنائیں گے، جیسے: [کَانَ فِی الدَّارِ]

﴿۲﴾: اگر اِن اَفعال کے بعد کوئی اسم ظرف ہو تو اسے کسی فعل محذوف کا مفعول فیہ بنا کر ان کی خبر بنائیں گے، جیسے: [کَانَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ]

﴿۳﴾: اگر اِن اَفعال کے بعد کوئی اکیلا اسم ہو تو اسے منصوب پڑھ کر خبر بنائیں گے اور اِن اَفعال میں ضمیر مستتر اِن کا اسم نکالیں گے، جیسے: [کَانَتْ اِمْرَأَۃً]

﴿۴﴾: بسا اوقات [کَانَ] تامہ بھی ہوتا ہے، اس صورت میں مابعد اسم کو اس کا فاعل بنائیں گے۔ جیسے: [کَانَ الْقِتَالُ]

﴿۵﴾: اگر حرف [لَوْ] سے پہلے الف ہو اور اس کے بعد کوئی اکیلا اسم ہو تو اسے کان محذوف کی خبر بنا کر منصوب پڑھیں گے اور وہ [لَوْ] وصلیہ ہوگا جیسے: [بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ آیَۃً]

﴿۶﴾: لیس کی خبر پر ہمیشہ باء زائدہ ہوتی ہے۔ جیسے: [زَیْدٌ لَیْسَ بِکَاتِبٍ]

[تدریب]

مندرجہ مثالوں کا ترجمہ کریں اور ان میں افعال ناقصہ کے قواعد کا اِجراء کریں.

کُنْتُ کَاتِبًا. کَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا. اَصْبَحَ الْجَوُّ مُعْتَدِلًا. اَمْسَیْتُ

مُتْعَبًا. لَايَزَالُ الْمَطَرُ يَهْطِلُ . سَاُدَافِعُ عَنْ وَطَنِيْ مَادُمْتُ حَيًّا. عَجِبْتُ مِنْ كَوْنِكَ كَارِهًا لِلْمَنْطِقِ. لَيْسَ الْمُتَّهَمُوْنَ بِمُجْرِمِيْنَ . لَيْسَ يَعْرِفُ الْاِنْسَانُ زَمَانَ مَوْتِهِ .مَاكَانَ اَجْمَلُ اَيَّامَ الْمَدْرَسَةِ . كَادَ اللِّصُّ يَهْرُبُ. عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ . عَسٰى اَنْ تَنْجَحَ . لَايَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا .لَسْتُ عَلَيْهِمْ بِمُسَيْطِرٍ . عَسَى اللّٰهُ اَنْ يُّبْدِ لَنَا خَيْرًا مِنْهَا. يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ . طَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ .اَوْصَانِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَادُمْتُ حَيًّا.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

قسم کے قواعد

{قسم کی تعریف}: "قسم وہ جملہ جس میں کسی محترم چیز کا ذکر کرکے اپنی بات کو پختہ کیا جائے"۔

﴿۱﴾: قسم کیلئے عموماً [بَاء...تَاء...اور ...وَاوْ] استعمال ہوتے ہیں۔
﴿۲﴾: حرف قسم [اُقْسِمُ] فعل محذوف کے قائم مقام ہوتا ہے۔
﴿۳﴾: ہر قسم کا کوئی نہ کوئی جوابِ قسم بھی ضرور ہوتا ہے، یہ عام ہے کہ وہ عبارت میں مذکور ہو یا نہ ہو۔ جیسے: [وَاللّٰهِ لَاَضْرِبَنَّ زَيْدًا]

{فائدہ}: جواب قسم کیلئے ضروری باتیں

جواب قسم دو حال سے خالی نہیں ۔وہ جملہ اسمیہ ہوگی یا جملہ فعلیہ ہوگی۔اگر وہ جملہ اسمیہ ہے تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ وہ مثبتہ ہے یا منفیہ ہے۔اگر وہ مثبتہ ہے تو اس کے شروع

ہیں [اِنَّ] حرف مشبہ بالفعل...یا...[لَامِ اِبْتِدَائِیَہْ] لایا جائے گا۔ جیسے:

[وَاللّٰهِ لَزَيْدٌ قَائِمٌ ....وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ]

اور اگر منفیہ ہے تو اس کے شروع میں [مَا] مشابہ بلیس...یا...[لائے نفی جنس]

..یا..[اِنْ نافیه] لایا جائے گا۔ جیسے:

[وَاللّٰهِ مَازَيْدٌ قَائِمًا...وَاللّٰهِ لَازَيْدٌ فِيْ الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو...وَاللّٰهِ اِنْ زَيْدٌ قَائِمٌ]

اور اگر وہ جملہ فعلیہ ہے تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ وہ مثبتہ ہوگا یا منفیہ۔ پس اگر مثبتہ ہے تو اس کے شروع میں [لَامِ تاکید] ...اور...

[قَدْ] دونوں...یا...صرف [لَامِ تاکید] آئے گا۔ جیسے: [وَاللّٰهِ لَقَدْ قَامَ زَيْدٌ....وَاللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ كَذَا]

اور اگر وہ منفیہ ہے تو پھر دو حال سے خالی نہیں کہ وہ ماضی منفی ہوگا یا مضارع منفی۔ پس اگر ماضی منفی ہے تو اسکے شروع میں [مَا] آئے گا۔ جیسے:

[وَاللّٰهِ مَا قَامَ زَيْدٌ] اور اگر مضارع منفی ہو تو اس کے شروع میں [مَا]...یا...[لَا]...یا...[لَنْ] آئے گا جیسے:

[وَاللّٰهِ مَاتَشْرَبَنَّ الْخَمْرَ..وَاللّٰهِ لَا نَذْهَبَنَّ اِلَى السُّوْقِ....

وَاللّٰهِ لَا اَفْعَلَنَّ كَذَا]

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

افعال مدح وذم کے قواعد

{مدح وذم کی تعریف}: " یہ وہ جملہ ہے جس میں کسی کی تعریف یا برائی بیان کی جائے"۔

﴿۱﴾: افعال مدح وذم اپنے فاعل کو رفع دیتے ہیں۔

﴿۲﴾: [حَبَّذَا] کے علاوہ باقی افعال کے فاعل کیلئے شرط ہے کہ وہ معرف باللام ہو یا معرف باللام کی طرف مضاف ہو یا ایسی ضمیر مستتر ہو جس کی تمیز نکرہ منصوبہ آرہی ہو۔

﴿۳﴾: [حَبَّذَا] میں [حَبَّ] فعل اور [ذَا] اس کا فاعل ہے۔

﴿۴﴾: اِن اَفعال کے بعد آنے والا اسم مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کہلاتا ہے۔

﴿۵﴾: اِن اَفعال کی دو ترکیبیں کی جاسکتی ہیں۔

(۱): فعل مدح وذم کو اِن کے فاعل کے ساتھ ملا کر خبر مقدم اور مخصوص بالمدح والذم کو مبتداء مؤخر بنایا جائے۔

(۲): فعل مدح وذم کو اِن کے فاعل کے ساتھ ملا کر ایک الگ جملہ بنا دیں اور مخصوص بالمدح والذم کو مبتداء محذوف [هُوَ] کی خبر بنا کر الگ جملہ بنا دیں۔

[تدریب]

مندرجہ مثالوں کا ترجمہ کریں اور ان میں افعال مدح وذم کے قواعد کا اجراء کریں.

نِعْمَ الزَّمَانُ الرَّبِيْعَ . حَبَّذَا الرَّبِيْعُ . بِئْسَ الْفَصْلُ الشِّتَآءِ. نِعْمَ مَافَعَلْتَ . نِعْمَ رَجُلًا سَعِيْدٌ . حَبَّذَا الْاِجْتِهَادُ. مَااَجْمَلَ الرَّبِيْعُ. اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ . بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهِ اَنْفُسَهُمْ . بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ . اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ .

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ کے قواعد

{ استثناء کی تعریف}: ''[اِلَّا] یا اس کے ہم معنی حروف کے ذریعے ایک چیز کو دوسری چیز کے حکم سے خارج کرنا، جسے خارج کیا جائے اسے مستثنیٰ اور جس سے خارج کیا جائے اسے مستثنیٰ منہ کہتے ہیں۔''

اور [اِلَّا] کے ہم معنی حروف دس ہیں ۔

[غَیْرَ..سِوٰی..سَوَاءٌ..حَاشَا..خَلَا..عَدَا..مَاخَلَا..مَاعَدَا..لَیْسَ..لَا یَکُوْنُ]

﴿۱﴾: مستثنیٰ منہ کبھی اسم ظاہر اور کبھی اسم ضمیر ہوتا ہے۔ جیسے:

[جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا ....شَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ]

﴿۲﴾: جب [حَاشَا ،خَلَا ...اور... عَدَا] کی ترکیب کرنا چاہیں تو پہلے یہ دیکھیں کہ یہ درمیان کلام میں واقع ہیں یا ابتداء کلام میں۔

پس اگر درمیان کلام میں ہوں۔ جیسے: [جَاءَ الرِّجَالُ خَلَا زَیْدٌ] تو اس کی دوصورتیں ہیں۔

(۱): اِن تینوں کو حروف جارہ مان کر اِنہیں اِن کے مجرور سے ملا کر ماقبل فعل کا ظرف لغو بنائیں۔

(۲): اِنہیں اَفعال تصور کریں، اِس صورت میں اِن کا مابعد مفعول ہونے کی بناء پر منصوب ہوگا جب کہ فاعل اُن میں ضمیر مرفوع متصل مستتر ہوگی اور یہ اَفعال اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر ماقبل سے حال واقع ہوں گے۔

چنانچہ مذکور مثال میں [زَیْدٌ]کو مجرور اور منصوب دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔ جیسے

[جَاءَ الرِّجَالُ خَلَا زَیْدٍ وَزَیْدًا]

اور اگر ابتداء کلام میں واقع ہوں۔ جیسے: [خَلَا الْبَیْتُ زَیْدًا] تو صرف دوسری صورت ہی یقیناً ہوگی۔

﴿۳﴾: جب [خَلا ... عَدَا ....مَا] کے بعد آئیں۔جیسے: [جَاءَ الْقَوْمُ مَا خَلا زَيْدًا ...يا.. جَاءَ الْقَوْمُ مَاعَدَا زَيْدًا] تو یہاں بھی صرف افعال ہوں گے اور ان کے ماقبل [مَامَصْدِرِيَّه] ہوگا تو یہاں پر بھی دو ترکیبیں جائز ہیں۔

(۱): [ما مصدریہ] بتاویل مفرد اپنے مابعد جملے سے ملکر لفظ [وَقتٌ] کا مضاف الیہ بنے گا، اور پھر مضاف مضاف الیہ ملکر ماقبل فعل کا مفعول فیہ بنے گا۔

(۲): اِن اَفعال کو مصدر کی تاویل میں کرنے کے بعد اسم فاعل کی تاویل میں کر کے حال بنائیں گے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مصدر کے قواعد

{مصدر کی تعریف}: ''مصدر وہ اسم ہے جس کی دلالت صرف وصف پر ہو، ذات پر نہ ہو یا وہ اسم ہے جس سے دوسرے کلمات نکالیں جائیں''۔

﴿۱﴾: جب مصدر مفعول مطلق نہ ہو تو یہ اپنے فعل والا عمل کرتا ہے یعنی لازم والا معنیٰ رکھتا ہو تو فاعل کو رفع اور متعدی والا معنیٰ رکھتا ہو تو فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے۔جیسے:

[يُعْجِبُنِي اِجْتِهَادُ سَعِيْدٍ]

﴿۲﴾: جب مصدر عامل ہو تو کبھی اپنے فاعل کی جانب مضاف ہوتا ہے تو اس صورت میں اس کا فاعل بظاہر مجرور ہوتا ہے لیکن محلاً مرفوع ہوتا ہے۔جیسے:

[أَعْجَبَنِيْ ضَرْبُ زَيْدٍ عَمْرًا]

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حروف واسمائے استفہام کے قواعد

''یہ وہ حروف اوراسماء ہیں جنہیں کسی بھی چیز کے بارے سوال کرنے کیلئے بنایا گیا ہو''

﴿۱﴾: حروف استفہام صرف دو ہیں [هَـلْ .... هَـمْزَهْ] باقی تمام الفاظ اسماء استفہام ہیں۔ جیسے:

[مَنْ ،مَنْ ذَا، مَا ،مَاذَا،مَتٰی ، اَیَّانَ ، کَیْفَ ، اَنّٰی ، کَمْ ،اَیٌّ]

﴿۲﴾: جب [مَـنْ... اور... مَـا] کے ذریعے سوال کیا جائے تو کبھی انہیں مبتداء اور کبھی مابعد کی خبر بناتے ہیں۔ جیسے:

[مَنْ اَبُوْ زَیْدٍ ؟...مَالَوْنُهَا؟]

اور کبھی مفعول بہ۔ جیسے: [مَنْ اَکْرَمْتَ؟ ...مَافَعَلْتَ ؟]

﴿۳﴾: اوراگر عبارت میں [مَنْ ذَا] کے ذریعے سوال کیا جائے۔ جیسے:

[مَنْ ذَاالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ]

تو یہاں دو ترکیبیں جائز ہیں!

(۱): [مَـنْ] کو مبتداء اور [ذَا] اسم اشارہ کو موصوف یا مبدل منہ بنائیں اور پھر موصوف صفت وغیرہ کو ملا کر مبتداء کی خبر بنادیں۔

(۲): [مَنْ ذَا] کے مجموعے کو مبتداء بنائیں اور مابعد کو خبر بنادیں۔

﴿٤﴾: اگر جملہ اِستفہامیہ میں [مَتٰی ...اَیَّـانَ...اَیْنَ] کے ذریعے سوال ہو تو دیکھیں گے کہ ان کے مابعد اسم ہے یا فعل اگر فعل ہو تو انہیں مابعد کا مفعول فیہ بنادیں گے۔ جیسے:

[مَتٰی تَذْهَبُ ؟.... اَیَّانَ تُسَافِرُ ؟.... اَیْنَ تتعَلَّمُ ؟]

اور اگر مابعد اسم ہو تو انہیں کسی کا متعلق کر کے مفعول فیہ بنا کر خبر مقدم اور مابعد کو مبتداء مؤخر بنا دیں گے جیسے :

[مَتٰی نَصْرُ اللّٰهِ ؟... اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ ؟... اَیْنَ اَخُوْکَ ؟]

﴿۵﴾: اور اگر [کَیْفَ] کے ذریعے سوال کیا جائے تو پھر یہ دیکھیں گے کہ وہ افعال قلوب سے پہلے واقع ہے یا نہیں۔ اگر ان سے پہلے واقع ہو جیسے: [کَیْفَ تَظُنُّ الْاَمْرَ] تو اسے مفعول بہ مقدم بنائیں گے اور یہ اس وقت مبنی برفتحہ ہوگا۔

اور اگر اس کے بعد افعال قلوب نہیں ہے تو دیکھیں گے کہ اس کا مابعد اس سے بے نیاز ہے یا نہیں۔ پس اگر وہ بے نیاز ہے جیسے:

[کَیْفَ جَاءَ خَالِدٌ؟] تو اسے مابعد سے حال بنایا جائے گا، اس صورت میں یہ لفظاً اور محلاً دونوں طرح منصوب ہوگا۔

اور اگر وہ بے نیاز نہیں ہے۔ جیسے: [کَیْفَ اَنْتَ؟] تو اسے خبر مقدم اور مابعد کو مبتداء مؤخر بنائیں گے اور یہ اس وقت لفظاً مبنی برفتحہ اور محلاً مرفوع ہوگا۔

﴿۶﴾: [اَیُّ] کے ذریعے سوال ہو تو کبھی اسے مفعول مقدم بنائیں گے۔ جیسے:

[اَیَّ آیَاتِ اللّٰهِ تُنْکِرُوْنَ؟]

اور کبھی مبتداء۔ جیسے: [اَیُّ شَیْءٍ اَکَلَ زَیْدٌ؟]

﴿۷﴾: [اَنّٰی] ظرف مکان ہے، چنانچہ اسے مابعد فعل یا شبہ فعل کا مفعول فیہ بنائیں گے جیسے:

[یَا مَرْیَمُ اَنّٰی لَکِ هٰذَا ؟.. اور ... اَنّٰی یُحْیِ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ؟]

اور اگر اس کے بعد کوئی فعل مذکور نہ ہو تو پھر معنی کا لحاظ کرتے ہوئے کوئی فعل مقدر مان لیں گے۔ جیسے: پہلی مثال میں اصل عبارت یوں ہوگی جیسے:

[یَا مَرْیَمُ اَنّٰی یَجِیْءُ لَکِ هٰذَا؟]

حروف مشبہ بالفعل کی مشق

مندرجہ مثالوں کا ترجمہ کریں اور ان میں حروف مشبہ بالفعل کی پہچان کریں.

اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ . ظَنَنْتُ اَنَّکَ شَاھَدْتَ الْمَرِیْضَ . عَجِبْتُ مِنْ اَنَّکَ تَکْرَہُ الْقِرَآءَۃَ . کَانَ الْھِلَالُ قَوْسَ مُنِیْرَۃٍ . اِنْقَضَی الصَّیْفُ لٰکِنَّ الْحَرَّ مُسْتَمِرٌّ . لَیْتَ اَیَّامُ الشَّبَابِ تَعُوْدُ. اِنَّمَا اَنْتَ مُذَکِّرٌ . اَیَحْسَبُ اَنْ لَّنْ یَّقْدِرَ عَلَیْہِ اَحَدٌ. اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ . اِنَّمَا اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ. اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا. اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ نَھٰی عَنِ الْمُنَابَذَۃِ.اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ نَھٰی عَنْ مُتْعَۃِ النِّسَآءِ یَوْمَ خَیْبَرَ.اِنَّ عُثْمَانَ دَعَازَیْدَبْنَ ثَابِتٍ.

لاءِ نفی جنس کی مشق

لَااَمَلَ فِی النَّجَاحِ . لَاشَیْءَ یَعْدِلُ عَمَلَ الْخَیْرِ .لَاشَکَّ .لَاعَلَیْکَ اَیْ لَابَاْسَ عَلَیْکَ. لَانَاقَۃَ لَنَا فِیْ ھٰذَا الْاَمْرِ.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

محمد حبیب عطاری

0312-5008083 { صرفی قوانین } محمد احسان حبیب

☆ صحیح کے قوانین ☆

قانون نمبر (1)

نون تنوین کو الف لام کے دخول اور اضافت کے وقت گرانا واجب ہے جبکہ تثنیہ اور جمع کا نون اضافت کے وقت گرانا واجب ہے۔

جیسے: [غُلامٌ] سے [اَلغُلامُ] اور [غُلامُ زَیدٍ] سے [غُلامُ زَیدٍ] اور [ضَارِبَانِ زَیدٍ] سے [ضَارِبَا زَیدٍ]اور[ضَارِبُونَ زَیدٍ] سے [ضَارِبُوزَیدٍ]

قانون نمبر (2)

ایک کلمہ میں چار حرکات کا جمع ہونا منع ہے، لہذا ان میں سے ایک کو حذف کرنا واجب ہے، جیسے: [فَعَلَنَ] سے [فَعَلْنَ]

قانون نمبر (3)

دو علامتِ تانیث جب ایک کلمہ میں جمع ہو جائیں تو اِن میں سے ایک کو حذف کرنا واجب ہے، فعل میں یہ قانون مطلقاً جاری ہوتا ہے جبکہ اسم میں اِس شرط کیساتھ کہ دونوں کی علامتیں ایک ہی جنس کی ہوں۔

جیسے: [ضَرَبَتْ] سے [ضَرَبَتْنَ] سے [ضَرَبْنَ] اور [ضَارِبَتَاتٌ] سے [ضَارِبَاتٌ]

قانون نمبر (4)

[تا، ثا، دال، ذال، راء، سین، شین، ص، ض، ط، ظ، ن] یہ حروف شمسیہ ہیں، ان میں سے کوئی حرف لام تعریف کے بعد واقع ہو تو لام تعریف کو ان کی جنس کرنا اور جنس کا جنس میں اِدغام کرنا واجب ہے، جیسے: [اَلشَّمْسُ، اَلذَّاکِرُ]

اگر لام ساکن غیر تعریف کے بعد راء آ جائے تو لام کلمہ کو راء کی جنس کرنا اور جنس کا جنس میں ادغام کرنا واجب ہے. جیسے: [قُلْ رَبِّیْ] سے [قُلْ رَّبِّیْ]

اگر یہ دونوں صورتیں نہ ہوں تو پھر بغیر ادغام کے پڑھتے ہیں، جیسے: [اَلْقَمَرُ]

قانون نمبر (5)

ہر وہ مدہ زائدہ جو مفرد مرکب میں دوسری جگہ واقع ہو تو اُس کی جمع اقصیٰ اور تصغیر بناتے وقت اُسے واؤ مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے.

جیسے: [ضَارِبَۃٌ] سے جمع اقصیٰ [ضَوَارِبُ] سے تصغیر [ضُوَیْرِبَۃٌ]

مفرد مرکب: جو حالتِ تصغیر میں نہ ہو۔

جمع اقصیٰ بنانے کا طریقہ

جیسے: [ضَوَارِبُ] ، اِسے [ضَارِبَۃٌ] سے بناتے ہیں، اِس طرح کہ پہلے حرف کو فتحہ دیا، اِس کے بعد الف مدّہ کو واؤ سے بدلا، تیسری جگہ الف علامتِ جمع اقصیٰ لے آئے، اب اِس الف کے بعد دو حرف ہوں گے یا تین ہوں گے، اگر دو ہوں تو پہلا مکسور ہوگا جبکہ دوسرا عامل کے مطابق ہوگا، جیسے: [ضَــــوَارِبُ] اگر تین حروف ہوں تو پہلے حرف اور دوسرے حرف کو فتحہ دیں، تیسری جگہ جمع اقصیٰ کی علامت الف لائیں، پھر تین حروف میں سے پہلے کو کسرہ دیں، پھر الف مدہ کو واؤ سے بدلیں، پھر واؤ کے ماقبل کسرہ ہونے کی وجہ سے واؤ کو یاء سے بدل دیں اور آخری حرف کو عامل کے مطابق اعراب دے دیں تو [مَضَارِیْبُ] ہو جائے گا۔

تصغیر بنانے کا طریقہ

جس اسم کی تصیغر بنانی ہوتو پہلے حرف کو ضمہ دیں، دوسرے کو فتحہ دیں، تیسری جگہ [ی] ساکن علامتِ تصیغر لائیں، اب اِس کے بعد تین صورتیں ہیں

علامتِ تصغیر کے بعد ایک حرف ہوگا یا دو یا تین حروف ہوں گے.

(i): اگر ایک ہے تو وہ عامل کے مطابق ہوگا. جیسے: [رَجُلٌ] سے [رُجَيْلٌ]

(ii): اگر دو ہوں تو پہلا مکسور اور دوسرا عامل کے مطابق ہوگا. جیسے: [ضُوَيْرِبٌ]

(iii): اگر تین ہوں تو پہلا مکسور، دوسری جگہ [ی] ساکن اور تیسرا عامل کے مطابق ہوگا

جیسے: [مُضَيْرِيْبٌ]

نوٹ: [ضُوَيْرِبَةٌ] دراصل [ضَارِبَةٌ] تھا، پہلے حرف کو ضمہ دیا، پھر الف مدّہ کو مذکورہ قانون کے مطابق واؤ مفتوحہ سے بدلا، پھر یا علامتِ تصغیر لے کر آئے، باقی کو اس کے حال پر چھوڑا تو یہ [ضُوَيْرِبَةٌ] ہوگیا۔

قانون نمبر (6)

بابِ اِفتعال کے فا کلمہ میں [دال، ذال، زاء] ہو تو تاۓ اِفتعال کو دال سے بدل کر فا کلمہ میں اِس کا اِدغام کرتے ہیں، یہ ادغام کرنا واجب ہے.

جیسے: [اِدَّعٰی] یہ اصل میں [اِدْتَعٰی] تھا. اِس مثال میں بابِ اِفتعال کے فا کلمہ میں دال واقع ہوئی ہے، لہٰذا اِس کلمہ کی تا کو دال سے بدل کر دال کا دال میں اِدغام کیا تو یہ [اِدَّعٰی] ہوگیا۔

اگر ذال واقع ہو تو اِس کی تین صورتیں ہیں.

[ذال کی حالتیں]

حالت نمبر(i)..... کبھی ذال کو دال سے بدل کر دال کا دال میں ادغام کر دیتے ہیں.

جیسے: [اِدَّكَرَ] اصل میں [اِذْتَكَرَ] تھا، پھر [اِذْتَكَرَ] سے [اِذْدَكَرَ] سے [اِدْدَكَرَ] سے [اِدَّكَرَ]

اس مثال مین باب افتعال کے فاء کلمہ میں ذال واقع ہے، لہٰذا اس کلمہ میں تائے افتعال کو دال میں بدل کر ادغام کر دیا تو یہ [اِدَّکَرَ] ہوگیا۔

حالت نمبر(ii)..... دال کو ذال سے بدل کر پھر ذال کا ذال میں ادغام کرتے ہیں.

جیسے: [اِذَّکَرَ]

اس مثال میں دال کو ذال کیا اور ذال کا ذال میں ادغام کر دیا تو یہ [اِذَّکَرَ] ہوگیا۔

حالت نمبر(iii)..... اس کو بغیر ادغام کر کے پڑھتے ہیں. جیسے: [اِذْتَکَرَ]

اگر زاء واقع ہو تو اس کی دو حالتیں ہیں.

[زا کی دو حالتیں]

حالت نمبر(i)..... دال کو زاء سے بدل کر زاء کا زاء میں ادغام کرتے ہیں. جیسے: [اِزَّجَرَ] اصل میں [اِزْتَجَرَ] تھا۔

سب سے پہلے تائے افتعال کو دال سے بدلا، جیسے: [اِزْدَجَرَ] پھر اس دال کو زاء سے بدلا تو یہ [اِزْزَجَرَ] ہوگیا، اب زاء کا زاء میں ادغام کر دیا تو یہ [اِزَّجَرَ] ہوگیا۔

حالت نمبر(ii)..... اس کو بغیر ادغام کر کے پڑھتے ہیں. جیسے: [اِزْتَجَرَ]

قانون نمبر (7)

اگر باب افتعال کے فاء کلمے میں [طاء، ظاء، صاد، ضاد] ہو تو تائے افتعال کو طاء سے بدل کر ادغام کرنا واجب ہے.

جیسے: [اِطَّلَبَ] کہ یہ اصل میں [اِطْتَلَبَ] تھا، اس مثال مین باب افتعال کے فاء کلمے میں [طاء] واقع ہوئی، اسلئے تاء افتعال کو طاء سے بدل دیا، پھر تاء کا تاء میں ادغام کر دیا تو یہ [اِطَّلَبَ] ہوگیا۔

اگر ظاء واقع ہو تو پھر اس کی تین حالتیں ہیں.

حالت نمبر(i)..... ظا کو طا کر کے پھر طا کا طا میں ادغام کرتے ہیں..

اصل میں[اِظْتَلَمَ] تھا،سب سے پہلے مذکورہ قانون کے مطابق تائے افتعال کو طا کیا، پھر ظا کو طا کیا اور پھر طا کا طا میں ادغام کر دیا، جیسے:[اِظْتَلَمَ] سے[اِظْطَلَمَ] سے[اِطْطَلَمَ] سے[اِطَّلَمَ] ہوا۔

حالت نمبر(ii)..... مذکورہ قانون کے مطابق تاء افتعال کو طاء سے بدل کر اس کو بغیر ادغام کے پڑھتے ہیں، جیسے: [اِظْطَلَمَ] جو اصل میں[اِظْتَلَمَ] تھا۔

حالت نمبر(iii)..... طا کو ظا کر کے، پھر ظا کا ظا میں ادغام کرتے ہیں، جیسے:

[اِظَّلَمَ]اصل میں[اِظْتَلَمَ] تھا، پھر [اِظْطَلَمَ]ہوا، پھر[اِظْظَلَمَ]سے[اِظَّلَمَ] ہوا۔

اگر صاد اور ضاد واقع ہوں تو پھر دو صورتیں ہیں.

حالت نمبر(i).....مذکورہ قانون کے مطابق تائے افتعال کو طا سے بدل کر صاد اور ضاد کو بغیر ادغام کے پڑھتے ہیں۔

جیسے: [اِصْطَبَرَ]اور[اِضْطَرَبَ] کہ یہ اصل میں [اِصْتَبَرَ] اور[اِضْتَرَبَ] تھے۔

حالت نمبر(ii)..... طا کو صاد یا ضاد سے بدل کر ادغام کرتے ہیں۔

جیسے:[اِصَّبَرَ]اور [اِضَّرَبَ] کہ یہ اصل میں [اِصْتَبَرَ] اور[اِضْتَرَبَ]تھے۔

سب سے پہلے دونوں مثالوں میں تائے افتعال کو طا سے بدلا، پھر طا کو صاد اور ضاد کر دیا اور پھر صاد کا صاد میں اور ضاد کا ضاد میں ادغام کر دیا۔

جیسے: [اِصْتَبَرَ] سے [اِصْطَبَرَ]سے [اِصْصَبَرَ]سے [اِصَّبَرَ] اور اسی طرح[اِضْتَرَبَ]سے [اِضْطَرَبَ]سے [اِضْضَرَبَ] سے [اِضَّرَبَ]

قانون نمبر (8)

اگر باب افتعال کے عین کلمہ میں تا، ثا، جیم، را، دال، ذال، سین، شین، ص، ض، ط، ظ] میں سے کوئی حرف آجائے تو تائے افتعال کو عین کلمہ کی جنس کرنا اور اس کی حرکت ماقبل کو دینا اور پھر ہم جنس کا آپس میں ادغام کرنا واجب ہے اور پھر ہمزہ وصلی کو بھی گرا دیتے ہیں

جیسے: [اِخْتَصَمَ] اور [اِهْتَدٰی] ،ان مثالوں میں باب افتعال کے عین کلمہ میں صاد اور دال واقع ہوئیں تو مذکورہ قانون کے مطابق تائے افتعال کو صاد کیا اور صاد کا صاد میں ادغام کیا تو یہ [اِخَصَّمَ] ہوگیا اور پھر ہمزہ وصلی کو گرادیا تو [خَصَّمَ] ہوگیا اور [اِهْتَدٰی] میں تائے افتعال کو دال کیا اور پھر دال کا دال میں ادغام کیا تو یہ [اِهَدّٰی] ہوگیا اور پھر ہمزہ وصلی کو گرادیا تو یہ [هَدّٰی] ہوگیا۔

نوٹ : [خَصَّمَ] سے مضارع [یَخَصِّمُ] اور [هَدّٰی] سے مضارع [یَهِدّٰی] آتا ہے۔

☆ مہموز کے قوانین ☆

قانون نمبر (1)

ہمزہ منفردہ ساکنہ کو ماقبل حرف کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے.

جیسے: [رَأْسٌ] سے [رَاسٌ]، [بُؤْسٌ] سے [بُوْسٌ]، [ذِئْبٌ] سے [ذِیْبٌ]

قانون نمبر (2)

ہمزہ متحرکہ کے بعد ہمزہ ساکنہ آجائے تو ہمزہ ساکنہ کو ماقبل حرف کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا واجب ہے.

جیسے: [ءَأْمَنَ] سے [اٰمَنَ] ، [أُءْمِنَ] سے [اُوْمِنَ] اور [اِئْمَانٌ] سے [اِیْمَانٌ]

قانون نمبر (3)

ہمزہ منفردہ مفتوحہ کو ضمہ کے بعد واؤ سے اور کسرہ کے بعد یاء سے بدلنا جائز ہے.

جیسے: [جُوَنٌ] دراصل [جُؤَنٌ] تھا، مذکورہ قانون کے مطابق ہمزہ منفردہ ضمہ کے بعد

واقع ہے،اسے واؤ سے بدلا تو یہ [جُوَنٌ] ہو گیا.

[مِئَرٌ] میں ہمزہ متحرکہ منفردہ کسرہ کے بعد واقع ہوئی ہے،اسے یاء سے بدلا تو یہ [مِیَرٌ] ہو گیا.

قانون نمبر (4)

اگر دو متحرک ہمزے اکٹھے آ جائیں،ان میں سے ایک مکسور ہو تو دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدلنا واجب ہے،اگر ہمزہ مکسور نہ ہو تو پھر واؤ سے بدلنا واجب ہے.جیسے: [جَـآءٍ] اصل میں [جَآیِءٌ] تھا.

اب اس مثال میں یاء الف زائدہ کے بعد واقع ہوئی ہے،اسے ہمزہ سے بدل دیا تو یہ [جَـاءِءٌ] ہو گیا،اب مذکورہ قانون کے مطابق دو ہمزے اکٹھے ہوئے ہیں، پہلا مکسور ہے تو دوسرے کو یاء سے بدل تو یہ [جَـائِیٌ] ہو گیا،اب یاء پر ضمہ ثقیل تھا،اسے گرا دیا، پھر یاء اور نون تنوین دو ساکن جمع ہو گئے اسلئے اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء کو گرا دیا تو یہ [جَآءٍ] ہو گیا۔

[اَئِـمَّةٌ] اصل میں [اَئْـمِـمَةٌ] تھا،میم کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی اور میم کا میم میں ادغام کر دیا تو یہ [اَئِـمَّةٌ] ہو گیا،اب مذکورہ قانون کے مطابق دو ہمزے اکٹھے ہو گئے،دونوں متحرک ہیں،ایک مکسور ہے تو دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدل دیا تو [اَیِمَّةٌ] ہو گیا۔

نوٹ: علم الصیغہ کے مصنف کے نزدیک [اَئِـمَّةٌ] میں دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدلنا واجب ہے جبکہ باقی صرفیوں کے نزدیک یہ تبدیلی جائز ہے۔

[اَوَادِمُ] اصل میں [اَءَادِمُ] تھا،دو متحرک ہمزے اکٹھے ہوئے، پہلا مکسور نہیں ہے،اسے واؤ سے بدل دیا۔

قانون نمبر (5)

جو ہمزہ واؤ مدہ یا یائے مدہ یا یائے تصغیر کے بعد واقع ہو،اسکو ماقبل کی جنس کرنا جائز ہے اور جنس کا جنس میں ادغام کرنا واجب ہے.

جیسے: [مَقْرُوَّةٌ] ، [خَطِيَّةٌ] ، [اُفَيِّسٌ] یہ اصل میں [مَقْرُوْئَةٌ] واؤ مدہ کے ساتھ [خَطِيْئَةٌ] یائے مدہ کے ساتھ [اُفَيْئِسٌ] یائے تصغیر کے ساتھ تھا، پھر ان مثالوں میں ہمزہ کو ماقبل کی جنس کیا اور جنس کا جنس میں ادغام کر دیا تو یہ [مَقْرُوَّةٌ] ، [خَطِيَّةٌ] اور [اُفَيِّسٌ] ہوگیا۔

قانون نمبر (6)

جب مفاعل کے الف کے بعد اور یاء سے پہلے ہمزہ واقع ہو تو اس ہمزہ کو یائے مفتوحہ سے بدل دیتے ہیں.

جیسے: [خَطَايَا] یہ جو [خَطِيْئَةٌ] کی جمع ہے، یہ اصل میں [خَطَايِءُ] تھا.
اس مثال میں یاء جمع کے الف کے بعد اور طرف سے پہلے واقع ہے تو مہموز کے قانون کے مطابق اس "ی" کو ہمزہ سے وجوباً بدل دیا تو یہ [خَطَاءِءُ] ہوگیا، اب مذکورہ قانون کے مطابق ہمزہ کو یائے مفتوحہ سے بدلا تو یہ [خَطَايَيُ] ہوگیا، اب اس کلمہ کے آخر میں یاء واقع ہوئی ہے، اس کا ماقبل مفتوح ہے، اسے الف سے بدل دیا تو یہ [خَطَايَا] ہوگیا۔

قانون نمبر (7)

ہمزہ مفردہ متحرکہ حرف ساکن کے بعد واقع ہو تو ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دینا جائز ہے اور پھر اس ہمزہ کو گرا دینا واجب ہے.

جیسے: [يَسْئَلُ] سے [يَسَلُ] پڑھنا بھی جائز ہے۔

☆ معتل کے قوانین ☆

قانون نمبر (1)

جو واؤ علامت مضارع مفتوح اور عین کلمہ کے کسرہ کے درمیان واقع ہو یا ایسے کلمہ میں واؤ آجائے جس میں علامت مضارع مفتوح اور عین کلمہ پر فتحہ آجائے اور عین کلمہ حروفِ حلقی ہو تو واؤ کو گرانا واجب ہے۔ جیسے: [یَوْعِدُ] سے [یَعِدُ]، [یَوْهَبُ] سے [یَهَبُ]

قانون نمبر (2)

جو بھی مصدر [فِــعْــلٌ] کے وزن پر ہو، اسکے فاء کلمہ میں واؤ آجائے تو اس واؤ کو گرادیتے ہیں اور اسکی حرکت نقل کر کے عین کلمہ کو دے دیتے ہیں، البتہ مفتوح العین میں بعض اوقات عین کلمہ کو فتحہ دیتے ہیں، پھر اس واؤ کے بدلے آخر میں تاء لے آتے ہیں۔

جیسے: [وِعْدٌ] سے [عِدَةٌ]

قانون نمبر (3)

واؤ ساکن غیر مدغم کو کسرہ کے بعد یاء سے بدلنا واجب ہے.

جیسے: [مِوْعَادٌ] سے [مِیْعَادٌ]

قانون نمبر (4)

واؤ یا یاء اصلی ہو، باب افتعال کے فاء کلمہ میں آجائے تو اسے تاء سے بدل کر تاء کا تاء میں ادغام کرتے ہیں، یہ ادغام کرنا واجب ہے.

جیسے: [اِتَّقَدَ] اور [اِتَّسَرَ] یہ اصل میں [اِوْتَقَدَ] اور [اِیْتَسَرَ] تھے، اب ان مثالوں میں واؤ اور یاء اصلی باب افتعال کے فاء کلمہ میں واقع ہوئی، اسلئے انہیں تاء سے بدل دیا تو یہ [اِتْتَـقَـدَ] اور [اِتْتَسَـرَ] ہوگیا، پھر تا کا تا میں ادغام کردیا تو یہ [اِتَّـقَـدَ] اور [اِتَّسَرَ] ہوگیا۔

قانون نمبر (5)

جب کلمہ کے شروع میں دو واؤ جمع ہو جائیں تو پہلی واؤ کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے.

جیسے: [وَوَاصِلُ] سے [أَوَاصِلُ] اس میں دو متحرک واؤ جمع ہوئیں، اس لیے پہلی واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا تو یہ [أَوَاصِلُ] ہو گیا۔

....

☆ اجوف کے قوانین ☆

قانون نمبر (1)

واؤ یا یاء متحرک ہو، ان کا ماقبل مفتوح ہو تو انہیں الف سے بدلنا واجب ہے.

جیسے: [قَوَلَ] سے [قَالَ] ، [بَيَعَ] سے [بَاعَ]

[اس قانون کے اجراء کی چند شرائط ہیں]

[ا]. وہ واؤ اور یاء فاء کلمہ میں نہ ہو۔ جیسے: [وَعَدَ]، [تَوَفّٰی]

[۲]. لفیف کے عین کلمہ میں نہ ہو۔ جیسے: [حَيِيَ]

[۳]. تثنیہ کے الف سے پہلے نہ ہو۔ جیسے: [دَعَوَا] ، [رَمَيَا]

[۴]. مدہ زائدہ سے پہلے نہ ہو۔ جیسے: [طَوِيْلٌ]، [غَيُوْرٌ]

[۵]. یائے مشدد اور نون تاکید سے پہلے نہ ہو۔ جیسے: [عَلَوِيٌّ]، [اِخْشَيَنَّ]

[۶]. وہ کلمہ عیب اور رنگ کے معنیٰ میں نہ ہو۔ جیسے: [عَوِرَ]، [جَيِدَ]

[۷]. وہ کلمہ فعلیٰ کے وزن پر نہ ہو۔ جیسے: [جَيَدٰی]، [صَوَرٰی]

[۸]. باب افتعال تفاعل کے معنیٰ میں نہ ہو۔ جیسے: [اِجْتَوَرَ] بمعنی [تَجَاوَرَ]

قانون نمبر (2)

واؤ اور یاء متحرک ہو، ان کا ماقبل حرف ساکن ہو تو ان کی حرکت ماقبل کو نقل کر کے دیتے

ہیں، اگر حرکت فتحہ کی ہو تو واؤ اور یاء کو الف سے بدل دیتے ہیں بشرطیکہ مذکورہ بالا تمام شرائط پائی جائیں جیسے: [يَقْوُلُ] سے [يَقُوْلُ]، [يُقْوَلُ] سے [يُقَالُ]، [يُبْيَعُ] سے [يُبَاعُ]

قانون نمبر (3)

ماضی مجہول میں واؤ اور یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو ساکن کر کے دیتے ہیں اور واؤ کو یاء سے بدلتے ہیں.

جیسے: [قُـوِلَ] اور [بُيِـعَ] ماضی مجہول ہے، ان میں عین کلمہ واؤ اور یاء ہے، ماقبل کو ساکن کیا، ان کی حرکت ماقبل کو دی، [قُوِلَ] میں واؤ کو یاء سے بدلا تو یہ [قِيْلَ] اور [بِيْعَ] ہو گیا۔

ان مثالوں میں یہ جائز ہے کہ ماقبل کی حرکت کو باقی رکھیں اور واؤ اور یاء کو ساکن کر کے یاء کو واؤ سے بدل دیں تو یہ [قُوْلَ]، [بُوْعَ] ہو جائیں گے اور ان میں فاء کلمہ کے ضمہ کو کسرہ کی بُو دے کر پڑھنا بھی جائز ہے اور اسے اشمام کہتے ہیں۔

قانون نمبر (4)

اگر واؤ اور یاء سے نقل کردہ حرکت فتحہ کی ہو، اور ان کا مابعد ساکن ہو تو انہیں الف سے بدلیں گے اور اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے گرا دیں گے۔

جیسے: [يُقْوَلْنَ] سے [يُقَالْنَ] سے [يُقَلْنَ] اس مثال میں پہلے قانون نمبر (۲) کے مطابق واؤ کی حرکت ماقبل کو دی، اب اس قانون کے مطابق واؤ یا یاء کی حرکت نقل کردہ فتحہ کی ہے اور ان کا مابعد ساکن ہے، لہٰذا اس واؤ کو الف سے بدلا اور اجتماعِ ساکنین کے سبب انہیں گرا دیا تو [يُقَالْنَ] سے [يُقَلْنَ] اور [يُبَاعْنَ] سے [يُبَعْنَ] ہو گیا۔

قانون نمبر (5)

واؤ مصدر کے عین کلمہ میں کسرہ کے بعد واقع ہو تو اسے یاء سے بدلنا واجب ہے.

جیسے: [قِوَامًا] سے [قِيَامًا]

گرادیا تو [یُقَالْنَ] سے [یُقُلْنَ] اور [یُبَاعْنَ] سے [یُبْعْنَ] ہوگیا۔

قانون نمبر (5)

واؤ مصدر کے عین کلمہ میں کسرہ کے بعد واقع ہوتو اسے یاء سے بدلنا واجب ہے.

جیسے: [قِوَامًا] سے [قِیَامًا]

قانون نمبر (6)

واؤ اور یاء ایک کلمہ میں اکٹھے ہوجائیں، ان میں سے پہلا ساکن ہوتو واؤ کو یاء کرنا اور یاء کا یاء میں ادغام کرنا واجب ہے. جیسے: [سَیْوِدٌ] سے [سَیِّدٌ]

قانون نمبر (7)

واؤ اور یاء اسم فاعل کے عین کلمہ میں واقع ہوتو انہیں ہمزہ سے بدلنا واجب ہے بشرطیکہ اس کے ماضی میں تعلیل ہوچکی ہو. جیسے: [قَاوِلٌ] سے [قَائِلٌ]

قانون نمبر (8)

وہ واؤ جو جمع کے عین کلمہ میں کسرہ کے بعد واقع ہوتو اسے یاء سے بدلنا واجب ہے، اس شرط کے ساتھ کہ وہ واؤ واحد میں ساکن ہو یا اس کے واحد میں کوئی تبدیلی کی گئی ہو.

جیسے: [حَوْضٌ] کی جمع [حِیَاضٌ] ہے جو اصل میں [حِوَاضٌ] تھا.

قانون نمبر (9)

واؤ یا یاء جب ماضی معروف میں جمع مونث غائب سے لے کر آخر تک الف ہوکر گر جائیں تو اجتماع ساکنین کے سبب اجوف واوی مفتوح العین (نَصَرَ یَنْصُرُ) اور واوی مضموم العین (کَرُمَ یَکْرُمُ) میں فاء کلمہ کو ضمہ دیتے ہیں۔ واوی مکسور العین (سَمِعَ یَسْمَعُ) اور یائی میں مطلقاً چاہے [مفتوح العین ہو یا مکسور العین ہو یا مضموم العین ہو] فاء کلمہ کو کسرہ دیں گے۔

جیسے: [قَوَلْنَ] سے [قَالْنَ] سے [قَلْنَ] سے [قُلْنَ] اور [خَوِفْنَ] سے [خَافْنَ] سے [خَفْنَ] سے [خِفْنَ] اور [طَوُلْنَ] سے [طَالْنَ] سے [طَلْنَ] سے [طُلْنَ] اور [بَيَعْنَ] سے [بَاعْنَ] سے [بَعْنَ] سے [بِعْنَ]

قانون نمبر (10)

جب ماضی مجہول میں جمع مونث غائب سے لے کر آخر تک واؤ یا یاء ہو کر اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے گر جائیں تو واوی مفتوح العین اور واوی مضموم العین میں فاء کلمہ کو ضمہ دینا واجب ہے۔

جیسے: [قُوِلْنَ] سے [قِيْلْنَ] سے [قِلْنَ] سے [قُلْنَ] اور [طُوِلْنَ] سے [طِيْلْنَ] سے [طِلْنَ] سے [طُلْنَ]

قانون نمبر (11)

ہر وہ حرف علت جو الفِ مفاعل کے بعد آئے، اسے ہمزہ سے بدلنا واجب ہے، اگر وہ حرف علت زائدہ ہو تو مطلقاً اور اگر اصلی ہو تو اس شرط کیساتھ کہ الف مفاعل سے پہلے بھی کوئی حرف علت ہو لیکن [مَعِيْشَةٌ] کی جمع [مَعَائِشُ] شاذ ہے۔

جیسے: [طَوَايِلُ] سے [طَوَائِلُ] اور [قَوَاوِلُ] سے [قَوَائِلُ]

☆ ناقص کے قوانین ☆

قانون نمبر (1)

ہر وہ واؤ اور یاء جو فعل مضارع کے لام کلمہ میں ضمہ کے بعد یا کسرہ کے بعد واقع ہو تو

اس واؤ اور یاء کو ساکن کر کے پڑھنا واجب ہے.

جیسے: [یَدْعُوُ] سے [یَدْعُوْ] اور [یَرْمِیُ] سے [یَرْمِیْ]

اور اگر واؤ اور یاء فتحہ کے بعد واقع ہو تو پھر الف سے بدلیں گے.

جیسے: [یَخْشَیُ] سے [یَخْشٰی]

قانون نمبر (2)

اگر واؤ ضمہ کے بعد واقع ہو، اس کے بعد پھر ایک اور واؤ ہو اور یاء کسرہ کے بعد واقع ہو تو اسکے بعد ایک یاء آجائے تو اس واؤ اور یاء کو ساکن کر کے اجتماع ساکنین کی وجہ سے واؤ، یاء کو گرانا واجب ہے۔ جیسے: [یَدْعُوُوْنَ] سے [یَدْعُوْوْنَ] سے [یَدْعُوْنَ]

قانون نمبر (3)

اگر واؤ ضمہ کے بعد واقع ہو، پھر اس کے بعد ایک اور یاء ہو یا یاء کسرہ کے بعد واقع ہو اور اسکے بعد واؤ آجائے، تو ان کے ماقبل کو ساکن کر کے ان کی حرکت ماقبل کو دے دیتے ہیں، پھر اجتماع ساکنین سے واؤ اور یاء کو گرا دیتے ہیں۔

جیسے: [تَدْعِیْنَ] اصل میں [تَدْعُوِیْنَ] تھا.

اس مثال میں قانون نمبر (3) جاری ہوا، واؤ کی حرکت ماقبل کو دی، اجتماع ساکنین سے واؤ کو گرا دیا تو یہ [تَدْعِیْنَ] ہو گیا.

[یَرْمُوْنَ] اصل میں [یَرْمِیُوْنَ] تھا، اب اس قانون کے مطابق یاء کسرہ کے بعد واقع ہے، پھر اس کے بعد واؤ ہے تو مذکورہ قانون کے مطابق یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی تو یہ [یَرْمِیْوْنَ] ہو گیا، اجتماع ساکنین سے یاء گرا دیا تو [یَرْمُوْنَ] ہو گیا۔

قانون نمبر (4)

اگر واؤ کسرہ کے بعد اور طرف میں واقع ہو تو یاء سے بدل دینا واجب ہے۔

جیسے: [دُعِوَ] سے [دُعِیَ]

اگر یاء کلمہ کے آخر میں ضمہ کے بعد واقع ہو تو اس یاء کو واؤ سے بدل دینا واجب ہے۔

جیسے: [نَہُیَ] سے [نَہُوَ]

قانون نمبر (5)

[فُعُوْلٌ] کا وزن ہو، اسکے آخر میں دو واؤ جمع ہو جائیں تو دونوں کو یاء سے بدلنا اور یاء کا یاء میں ادغام کرنا واجب ہے۔ جیسے: [دُ لُوْوٌ] سے [دُلُیْیٌ] سے [دُلُیٌّ]

قانون نمبر (6)

جو واؤ تیسری جگہ سے تجاوز کر جائے، چوتھی یا پانچویں جگہ چلی جائے یا اس سے بھی آگے چلی جائے تو اس واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے بشرطیکہ اس کی حرکت مخالف نہ ہو۔

جیسے: [یَرْضٰی] اصل میں یہ [یَرْضَوُ] تھا۔

اب مذکورہ قانون کے مطابق واؤ کو یاء سے بدل دیا تو یہ [یَـرْضَـیُ] ہو گیا، پھر ی کو الف سے بدل دیا تو یہ [یَرْضٰی] ہو گیا۔

قانون نمبر (7)

واؤ اسم معرب کے لام کلمہ میں ضمہ کے بعد واقع ہو تو اس واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔

جیسے: [اَدْلُوٌ] سے [اَدْلُیٌ]

پھر ہر وہ یاء جو اسم متمکن کے آخر میں ضمہ کے بعد واقع ہو تو اس ضمہ کو کسرہ سے بدلنا واجب ہے۔ جیسے: [اَدْلُیٌ] سے [اَدْلِیٌ]

اب پھر یاء پر ضمہ ثقیل تھا، اسے گرا دیا اور اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء کو بھی گرا دیا تو یہ [اَدْلٍ] ہو گیا۔

قانون نمبر (8)

واؤ یا یاء کلمہ کے آخر میں الف زائدہ کے بعد واقع ہو تو اسے ہمزہ سے بدلنا واجب ہے.

جیسے: [دُعَاوٌ] سے [دُعَاءٌ] اور [رِوَایٌ] سے [رِوَاءٌ]

قانون نمبر (9)

فُعْلٰی کا وزن ہو، اسکے لام کلمہ میں واؤ آجائے تو اسم جامد اور اسم تفضیل میں اسے یاء سے بدلنا واجب ہے. جیسے: [دُنْوٰی] سے [دُنْیَا]

اور اگر فَعْلٰی کا وزن ہو، اسکے لام کلمہ میں یاء آجائے تو اسے واؤ سے بدلنا واجب ہے

جیسے: [فَتْیٰ] سے [فَتْوٰی] اور [تَقْیٰ] سے [تَقْوٰی]

قانون نمبر (10)

ناقص کی ہر وہ جمع جو [فَعَلَةٌ] کے وزن پر ہو، اسکے فا کلمہ کو ضمہ کی حرکت دینا واجب ہے

جیسے: [دَعَوَةٌ] سے [دَعَاةٌ] سے [دُعَاةٌ]

قانون نمبر (11)

جب فعل مضارع کے ناقص کے صیغوں میں نون ثقیلہ مل جائے تو اس وقت اجتماع ساکنین میں سے پہلا مدہ ہو تو اسے حذف کر دیتے ہیں، اگر غیر مدہ ہو تو پھر واؤ سے کو ضمہ دیتے ہیں اور یاء کو کسرہ دینا واجب ہے.

جیسے: [لَیَدْعُوْنَ] اس پر نون ثقیلہ داخل کیا تو یہ [لَیَدْعُوْنَنَّ] ہو گیا۔

اب نون اعرابی کو نون ثقیلہ کی وجہ سے گرا دیا تو یہ [لَیَدْعُوْنَّ] ہو گیا، اب یہ قانون جاری ہوا کہ واؤ کو گرا دیا تو یہ [لَیَدْعُنَّ] ہو گیا۔

....

☆ مضاعف کے قوانین ☆

قانون نمبر (1)

جب دو ہم جنس یا قریب المخرج حروف اکٹھے ہو جائیں، ان میں سے پہلا ساکن ہو تو دوسرے میں ادغام واجب ہے۔

جیسے: [مَدٌّ] اصل میں [مَدْدٌ] تھا، اسی طرح [عَبَدْتُّمْ] اصل میں [عَبَدْتُمْ] تھا، اس مثال میں دو قریب المخرج حروف ہیں، دال کو تاء کیا اور تاء کا تاء میں ادغام کر دیا۔

[ii]..... اگر دو متحرک ہم جنس حروف میں سے پہلے کا ماقبل متحرک ہو تو پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کرتے ہیں۔

جیسے: [مَدَدَ] سے [مَدْدَ] سے [مَدَّ]

[iii].... اگر دو متحرک ہم جنس حروف ایک کلمہ میں اکٹھے ہو جائیں بشرطیکہ کلمہ کے شروع میں نہ ہو اور پہلے کا ماقبل ساکن ہو اور غیر مدہ ہو تو پہلے کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے کر ادغام کرتے ہیں۔ جیسے: [يَمْدُدُ] سے [يَمُدُّ]

[iv]..... اگر پہلے کا ماقبل مدہ ہو تو اب حرکت نقل نہ ہو گی بلکہ پہلے حروف کی حرکت کو گرا کر ادغام کرنا واجب ہے۔ جیسے: [حَاجَجَ] سے [حَاجَّ]

قانون نمبر (2)

اگر ادغام کے بعد دوسرے حرف پر امر کا وقف اور جازم کا جزم آ جائے تو دوسرے حرف کو فتحہ یا کسرہ کے ساتھ یا ادغام کے بغیر پڑھنا جائز ہے، بشرطیکہ عین کلمہ مضموم نہ ہو۔

جیسے: [لَمْ يَفِرَّ]، [لَمْ يَفِرِّ]، [لَمْ يَفْرِرْ]، [فِرَّ]، [فِرِّ]، [اِفْرِرْ]

عین کلمہ مضموم ہو تو مذکورہ تین صورتوں کے علاوہ مضموم پڑھنا بھی جائز ہے۔

جیسے: [لَمْ يَمُدَّ]، [لَمْ يَمُدِّ]، [لَمْ يَمُدُّ]، [لَمْ يَمْدُدْ]

مؤلف کی دیگر کتب کا تعارف

[۱]: **قرآن کوئیز** (معلوماتِ قرآن کا بہترین خلاصہ 24 صفحات) مطبوعہ نعمان پبلیکیشنز گوجرانوالہ۔

[۲]: **طہارت کوئیز** (نجاستوں سے پاکی کے طریقوں پر مشتمل مختصر تحریر، 24 صفحات. مطبوعہ نعمان پبلیکیشنز)

[۳]: **اُصولِ حدیث کوئیز** (حدیث کے اُصول وضوابط پر مشتمل رسالہ، 24 صفحات. مطبوعہ نعمان پبلیکیشنز)

[٤]: **میلادُ الرسول ﷺ** (میلادِ مصطفیٰ کی حقیقت پر قرآن وسنت کے دلائل سے مزین تحریر، صفحات 32. مطبوعہ)

[۵]: **توحید وشرک** (دَلائلِ قاطعہ وبراہینِ ساطعہ سے مزین انمول تحریر، صفحات 32. مطبوعہ نعمان پبلیکیشنز)

[٦]: **تفہیمُ التَّراجم** (حدیث کی [۹] کتب کے مُصنّفین کے حالاتِ زندگی اور اُن کی کتب کی خصوصیات، صفحات 32. مطبوعہ)

[۷]: **صرف کوئیز** (فنِ صرف پر مشتمل انتہائی آسان انداز میں بنیادی رسالہ، 40 صفحات. مطبوعہ نعمان پبلیکیشنز)

[۸]: **نحو کوئیز** (فنِ نحو کے ابتدائی ضروری مسائل پر مشتمل سوالاً وجواباً رسالہ، 40 صفحات. مطبوعہ نعمان پبلیکیشنز)

[۹]: **عقائد کوئیز** (اِسلامی عقائد پر مشتمل مختصر رسالہ مع دلائل، سوالاً وجواباً، 48 صفحات. مطبوعہ نعمان پبلیکیشنز)

[۱۰]: **سیرت کوئیز** (رسولِ معظم ﷺ کی سیرتِ طیبہ پر مختصر بہترین رسالہ، 48 صفحات. مطبوعہ نعمان پبلیکیشنز)

[۱۱]: **عشقِ رسول ﷺ** (محبت وناموسِ عشقِ رسول ﷺ سے بھرپور تحریروں کا مجموعہ، 48 صفحات. مطبوعہ)

[۱۲]: **فقہ کوئیز** (فقہ حنفی کے اَہم مسائل [وضو، غسل، نماز وغیرہ] پر مشتمل ایک بہترین تحریر، 56 صفحات. مطبوعہ)

[۱۳]: **بچوں کی تعلیم وتربیت** (بچوں کی تعلیم وتربیت کے اسلامی اصولوں پر مشتمل بہترین تحریر، 72 صفحات)

[۱٤]: **ترکیبی قواعد مع صرفی قوانین** (ترکیبی قواعد اور صرفی قوانین پر مشتمل ایک مفید تحریر، 72 صفحات)

[۱۵]: **دروسِ رمضان** [حصہ اول] (پہلے پندرہ روزہ دروسِ قرآن پر مشتمل مفید تحریر، صفحات 112. مطبوعہ)

[۱٦]: **دروسِ رمضان** [حصہ دوم] (آخری پندرہ روزہ دروسِ قرآن پر مشتمل مفید تحریر، صفحات 88. مطبوعہ)

[۱۷]: **اَللّٰہ کے پیاروں سے مدد مانگنا** (272 صفحات پر مشتمل دلائلِ قاطعہ وبراہینِ ساطعہ سے مزین ایک علمی وتحقیقی مجموعہ) مطبوعہ نعمان پبلیکیشنز گوجرانوالہ۔

[عنقریب چھپنے والی کتب]

[۱]: **تعریفات کوئیز** (درسِ نظامی میں پڑھائے جانے والے مختلف 15 علوم وفنون کی تعریفات اور اَہم قواعد پر مشتمل عمدہ تحریر) زیرِ طبع۔

[۲]: **تفہیمُ التوسل** (وسیلہ کے جواز پر 115 کتب کے حوالہ جات سے مزین) زیرِ طبع۔